اوس جناب کے ساتھ تھے مثل اسکے کہ جسم شریف کا سایا نتھا یا اسقدر خوشبو جسم اطہر مین تھے کہ جسطرف سے گذر جاتے تھے لوگ اوس خوشبو کی وجہ سے پہچان لیتے تھے کہ حضرت اس راہ سے تشریف لیگئے ہین یا یہہ کہ کبھی کوئی پرند آپ کے سر اقدس کے اوپر سے نہین جاتا تھا اور کبھی مکھی مچھر وغیرہ بدن اشرف پر نہین بیٹھتے تھے یا جب لوگوںمین کھڑے ہوتے تھے کیسے ہی لوگ بلند قامت ہون مگر سر مبارک آپکا سب سے بلند رہتا تھا علی ہذا القیاس اور تفصیل کتب مبسوطہ مین ہے۔

ساتوان شگوفہ وفات سرور کائنات مین منقول ہے کہ ایک عورت عبیدہ نام کچھ یہودیون کے کہنے سے اوس جناب کی خدمت مین حاضر ہوئی اور بتقریب دعوت تکلیف فرمانے کے لئے گزارش کی آپ نے قبول فرمایا جب تشریف لیگئے اور کھانا سامنے آیا بزغالے کا گوشت چاہا کہ نوش فرمائین گوشت بقدرت خدا گویا ہوا یا رسول اللہ مجھے اس عورت نے زہر ملا کے بریان کیا ہے حضرت نے عبیدہ سے پوچھا کہ کیا باعث ہے کہ تو میری ہلاکت کی درپے ہوئی اور زہر دیا اوسنے کہا مین یہہ سمجھی تھی کہ اگر آپ رسول برحق ہین تو زہر سے آپ ہلاک نہونگے اور اگر برحق نہین ہین تو اسی زہر کے ذریعہ سے میری قوم یہود کو راحت ملیگی بہرکیف آپ نے موافق تعلیم جبرئیل ایک دعا پڑھی اور اوس گوشت کو نوش کیا اور حضرت کے قبل تناول فرمانے کے بشیر بن براء نے

اوس گوشت مین سے کہایا فوراً ہلاک ہوگیا لکہا ہے کہ اوسی گوشت کا زہر جناب
رسول خداؐ کو اکثر ایذا دیتا تہا بلکہ چار برس کے بعد حضرت نے دنیا سے جو رحلت
فرمائی وہی زہر باعث وفات ہوا مختصر کیفیت مرض الموت یہہ ہے کہ جب حضرت
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرماکے تشریف لیگئے اوسکے دس برس کے بعد
حج الوداع سے پہرکے بعد چند روز کے آثار علالت ظاہر ہوئی ایک دن مسجد
مین اسطرح تشریف لاتے کہ عصابہ سر مبارک پر بندہا تہا ایک ہاتہ اپنے قوت بازو
علی ابن ابیطالب کے شانے پر اور ایک ہاتہ فضل بن عباس کے کاندہے پر
رکہے تہے منبر پر جاکے ارشاد کیا جسکا قرض میرے ذمے ہو یا کسی کو کچہہ دعوے ہو
وہ طلب کرے کہ اب مین سفر آخرت پر آمادہ ہون بعد اسکے جناب امیر علیہ السلام
کی خلافت اور اطاعت کے بارے مین بہت کچہہ وصیت کی عمر ابن خطاب نے
کہاکہ یہہ امر آپ اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے فرمایا کہ جو میرا
حکم ہے وہ عین خدا کا حکم ہے کوئی امر کبہی بغیر حقتعالے کے مرضی کے نہین
بیان کرتا ہون اور یہہ خوب جانتا ہون کہ تجہکو اور ابوبکر کو یہہ میری وصیت
منظور نہوگی یہہ کہہ کے نماز پڑہائی اور مغموم و محزون گہر مین تشریف لائے
روز بروز مرض بڑہتا گیا اکثر ضعف سے غش مین رہا کرتے تہے ایک دن کچہہ
افاقہ ہوا فرمایا دوات قلم اور کاغذ لاؤ کہ بطور وصیت کچہہ نوشتہ کردین تا
میرے بعد تم لوگ گمراہ نہو عمر نے خیال کیا کہ بیشک جناب امیر علیہ السلام کی

خلافت کیواسطے وصیت کرینگے اِسوجہ سے کہنے لگا حسبنا کتاب اللہ یعنی ہمین
کسی نوشتے کی حاجت نہین ہے فقط قران ہدایت کے لیئے کافی ہے اور سب
کہاکہ رسول خدا شدت مرض مین اسوقت معاذاللہ ہذیان کی باتین کرتے ہین
حاضرین مین باہم اختلاف ہوا کسی نے کہا کہ قلم کاغذ لانا چاہئے کسی نے
کلام عمر کی تائید کی جب آوازین بلند ہوئین پیغمبر خدا نے فرمایا تم سب میرے
سامنے سے اوٹھہ جاؤ اور میرے پاس تمکو جھگڑا اور نزاع کرنا نہ چاہئے غرض وہ سب
چلے گئے اور حضرت نے جناب امیر علیہ السّلام کو بلا کے رموز امامت بتائی اور اپنے
اسلحہ عمامہ عصا وغیرہ اور انبیاے گذشتہ کے تبرکات مثل انگشتر سلیمان اور کتب
اور صحف سماویہ یہہ سب جناب امیر کو سپرد فرمائی پھر جناب سیّدہ اور حسنین کو
بلاکے گلے سے لگایا اور اپنے بعد منافقین کے ہاتھ سے جو جو مصائب ان
حضرات پر ہونیوالی تھی بیان فرمائی اور امر بصبر کرکے یاد الٰہی اور امت کی
دعا مین مشغول ہوئے وہ جناب بھی کسقدر امت نواز تھے کہ آخر دم تک بخشش
امت کا خیال رہا لکھا ہے کہ جب ملک الموت آئے آپ نے فرمایا کہ اتنا توقف
کرو کہ جبریل سے ملاقات کرلون غرض جبریل اور اسماعیل فرشتے ستر ہزار ملائکہ
لیئے ہوئے نازل ہوئے عرض کی کہ خداوند عالم نے بعد تحفہ سلام ارشاد کیا ہے
کہ ہم تمھارے مشتاق ہین حضرت نے فرمایا کہ اور کیا ارشاد کیا ہے کہنے لگے کہ حق تعالےٰ
نے بہشت کو آپ کیواسطے آراستہ کیا ہے اور حورین منتظر ہین رحمتہ اللعالمین نے

فرمایا کہ وہ بیان کرو کہ جس سے مین خوش ہون جبریل امین نے عرض کی کہ پروردگار عالمین نے بہشت سب پر حرام کی ہے کہ جب تک آپ اور آپ کی امت داخل نہولین اور قیامت کے دن شفاعت آپ کے اختیار مین دی ہے جسے چاہیے بخشوا کے جنت مین لیجائیے یہہ سُنکے حضرت بہت شاد ہوئے اور ملک الموت مرضی پاکے اپنے کام مین مشغول ہوئے اور روح اقدس نے عالم فانی سے جنت کیطرف رحلت فرمائی بنابر مشہور کے وہ صفر کی اٹھائیسوین تاریخ دوشنبہ کا روز ہجری کا دسوان سال تھا جناب امیر علیہ السّلام نے حسب وصیت نماز جنازے کی پڑھی پھر دس دس آدمی آتے تھے اور نماز پڑھتے جاتے تھے اوسی مکان مین جہان حضرت نے رحلت فرمائی تھی دفن کیا اِس جگہہ ایک امر قابل خیال ہے کہ رسول خدا کے وصی اصل اور جانشین بلافصل جناب امیر علیہ السلام تو تجہیز اور تکفین مین مصروف ہون اور اہل نفاق وضلالت مثل عمرؓ اور ابوبکر اور طلحہ اور زبیر اور غیرہم سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہو کے اپنی اپنی خلافت کیواسطے مشورہ کرتے تھے یہان تک کہ اونھین منافقین نے اتفاق کر کے ابوبکر کو خلیفہ قرار دیا اور اوسی جگہہ اوسیوقت بیعت کی جو شخص حب جاہ مین اتنا مصروف ہو کہ پیغمبر کی وصیتون پر عمل کرنا کیسا تجہیز اور تکفین مین بھی شریک نہوئے اوسی کندہ ناتراش کو یہہ اہل سنت خلیفہ رسول سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ پیغمبر کے بعد پہلے ابوبکر پھر عمر پھر عثمان خلیفہ ہوئے اور جو کہ بھائی اور داماد اور نفس رسول تھا

اور ہر حال مین قبل وفات اور بعد وفات شریک رہا ہو اور ہر طرح سے
استحقاق خلافت رکھتا ہو یعنی جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام اونکو یہہ سبب
خلیفہ نجانین کیا سمجھہ ہے لاحول ولاقوہ الا باللہ العلی العظیم اور جو اختلاف اور
گمراہی وفات جناب رسول کے بعد ہوئی اور زمانہ سابق کے بہ نسبت زمانہ
لاحق مین بڑھتی گئی یہہ فقط سوئی اختیار رعایا سے ہوئی کہ امام زمان کی نصرت کو
ترک کیا اور مال اور زر کے طمع سے حکام جور کی پیروی اختیار کی اور یہہ امر یہانتک
بڑھتا گیا کہ امام زمان کے تقیہ کا سبب اور آخر کو جناب صاحب الامر علیہ السّلام
کے غیبت کا باعث ہوا لیکن اسپر بھی ایمہ علیہم السلام شریعت کے مروج
اور حافظ رہے اور دین حق کو زایل نہونے دیا اور جو منافع اور فواید کہ وجود
امام سے تھے اور تقیہ اور غیبت کے سبب سے مفقود ہو گئے اوسکے مفوت خود
رعایا ہوئے کہ اونہون نے امام حق کی نصرت اور پیروی چہوڑ کے حکام جور کی
نصرت اور اطاعت اختیار کی اسکا الزام حقتعالی پر نہین ہو سکتا ہے کسواسطے
کہ حقتعالی نے اپنی حجت خلق پر تمام کی اور جو اوسکو بندونکے بہ نسبت اصلح
اور واجب تھا عمل مین لایا بندے مختار ہین چاہین کرین چاہین نکرین ۔

اصل چہارم امامت مین

اور اوسمین چند شعبے ہین ۔

پہلا شعبہ معنی امامت مین اختلاف ہے مشہور یہہ ہے کہ جو حاکم عام خدا
کیطرف سے خلق کے امور دینی اور دنیوی مین اصلاح کے لئے بواسطہ انسانی
منصوب اور مامور ہو اور نبی کے بعد اوسکی شریعت کا حافظ ہو اوسکو امام کہتے ہین
اور اخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بعض محققون کا قول لکھا ہے کہ امام وہ ہے کہ مثل
پیغمبر کے خلق پر خدا کی طرف سے بواسطہ انسانی اصلاح امور دین اور دنیا کے لئے حاکم عام ہو
مگر فرق نبی اور امام مین یہہ ہے کہ نبی بلا واسطہ انسانی خدا کیطرف سے احکام نقل
کرتا ہے اور امام بواسطہ انسانی بعد اسکے فرمایا ہے کہ یہہ تعریف بھی مشکل ہے
اس نظر سے کہ اکثر انبیائے غیر اولے العزم تابع انبیائے اولے العزم اور اونکی
شریعت کے عامل اور حافظ تھے اور احادیث سے یہہ بھی ثابت ہے کہ ائمہ
طاہرین بتوسط ملائکہ اور روح القدس کے من جانب اللہ استفادہ کرتے تھے
تو پھر فرق نبی اور امام مین باقی نرہا حقیر عرض کرتا ہے کہ یہہ اشکال اور اعتراض
اس صورت مین لازم آتا ہے کہ جب فرق نبی اور امام مین اسطرح کیا جائے
کہ نبی مین استفادہ بیواسطہ انسانی معتبر ہو اور امام مین بواسطہ انسان لیکن جب
یہہ فرق کیا جائے کہ نبی کا مامور اور منصوب ہونا بلا واسطہ انسانی ہو اور امام کا
منصوب اور مامور ہونا بواسطہ انسانی ہو تو پھر اشکال اور اعتراض نہین وارد
ہو سکتا ہے اور فرق بین ظاہر ہوتا ہے اسلیئے کہ جو شخص خدا کیطرف سے
بلا واسطہ انسانی مامور ہو چکا اگرچہ وہ شریعت سابقہ کا عامل اور حافظ ہو نبی کہلاویگا

اور جو شخص بواسطہ انسانی مامور اور منصوب ہو اگرچہ بعد مامور ہونیکے بلا واسطہ
انسانی بذریعہ روح القدس اور ملائیکہ کے استفادہ کرے امام ہوگا چنانچہ اسی
لحاظ سے اس رسالے کے اصل سوم مین جو معنی نبوت بیان کیئے گئے اور اصل
چہارم مین جو معنی امامت لکھے گئے فقط مامور اور منصوب ہونا بواسطہ انسانی
کے لکھا ہے اور تعرض اسکا نہ کیا گیا کہ مستفید من اللہ بواسطہ انسانی ہو یا نہو
بہرکیف امام وہ ہے کہ جو امور دین اور دنیا مین نہ باستقلال بلکہ از روے نیابت
پیغمبر امت کا مصلح اور مقتدا ہو اور جو دلیلین وجوب نصب پیغمبر پر قایم ہین
وہی وجوب نصب امام مین بھی قایم ہین اور ظاہر ہے کہ دنیا مین ہمیشہ کوئی نہین
رہتا ہے بعد پیغمبر کے عند العقل ضرور ہے کہ کوئی اوسکی شریعت کا حافظ ہو
خصوصًا بعد خاتم الانبیا کے کہ اوس جناب کا دین قیامت تک ہے اگر کوئی
اوسکا حافظ نہو تو امتداد زمانہ اور اختلاف عقول اور طبائع سے انواع اقسام
کے تغیرات شرع مین لازم آوین ضرور ہے کہ کوئی اوسکے واسطے حافظ یعنی امام ہو جو
لوگونکو اختلاف سے باز رکھے اور شریعت کا حافظ ہو یہی وجہ ہے کہ فرقہ حقہ
امامیہ قایل ہین کہ ہر زمانے مین حجت خدا کا ہونا ضرور ہے اس زمانے مین بھی
جناب صاحب الامر علیہ السّلام امام زمانہ زندہ اور موجود ہین اگرچہ بنابر بعض مصالح
کے غائب ہین لیکن فیضان آپ کا اس عالم غیبت مین بھی اسطرح ہے جیسے
آفتاب ہرچند ابر مین پوشیدہ ہوتا ہے مگر اوسکی روشنی سے ظلمت شب زایل

اور رموز مخفیہ پر اپنے اطلاع دی ہے یہہ بتونکو میرے گھر سے توڑکے نکالے گا
اور خلق کو دین حق اور عبادت کیطرف ہدایت کریگا جو اوسکا دوست ہے وہ
میرا بھی دوست ہے اور جو اوسکا دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے اوسوقت جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا سن شریف تیس برس کا تھا خود مصروف پرورش
جناب امیر علیہ السلام کے ہوئے حتی کہ گہوارا بھی خود ہلاتے تھے اور ہر وقت
اپنے قریب رکھتے تھے غرض نہایت محبت فرماتے تھے۔

تیسرا شگوفہ حال ازدواج مین

اکثر کتابون سے ثابت ہے کہ نکاح حضرت کا شب پنجشنبہ محرم کی اکیسوین تاریخ
ہجرت کے تیسرے سال جناب فاطمہ بنت رسولخدا کے ساتھ واقع ہوا اور تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ اکثر اکابر عرب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے خواستگار
جناب فاطمہ علیہا سلام کے ہوتے تھے اور ہمیشہ حضرت جواب مین فرماتے تھے
کہ مین حکم خدا کا منتظر ہون ایک روز ایک فرشتہ حقتعالے کیطرف سے نازل ہوا
اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ حقتعالے نے بعد تحفہ سلام کے
فرمایا ہے کہ نور کو نور کے ساتھ تزویج کرو حضرت نے پوچھا کہ کسکو کسکے ساتھ فرشتے
نے کہا کہ علی کو فاطمہ کے ساتھ اور حقتعالے ساتوین آسمان پر اونکا عقد کر چکا ہے
جبریل نے خطبہ پڑہا ہے میکائیل اور اسرافیل اور ستر ہزار ملائیکہ کروبین اور ستر ہزار
ملائیکہ مکرمین گواہ ہوئے بعد اسکے بہشت مین حورونکو فرمایا کہ درخت طوبی کے

نیچے سب حاضر ہون اور درخت طوبی کو حکم کیا کہ اپنے پھلونکو کہ وہ موتی اور یاقوت
اور نقل اور مصری تھے نثار کرے اور حورین لوٹین اور ایک دوسریکو ہدیہ بھیجے
اور کہے کہ عقد علی اور فاطمہ کا یہہ تصدق ہے بعد اِسکے ایک سفید کپڑا نورانی
اوس فرشتے نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے دست مبارک مین دیا کہ
اوسپر دو سطرین نور کی لکھی ہوئی تھین پھر کہا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے کہ مینے چار
نہرین دنیا کی کہ وہ فرات اور نیل اور نہروان اور بلخ ہین اور پانچوان حصّہ دنیا کا
اور تیسرا حصہ بہشت کا مہر فاطمہ مین علی کیطرف سے دیا تم پانسو درہم فاطمہ کا مہر
دنیا مین مقرر کرو کہ تمہاری امت کیواسطے سنت ہو جب جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہہ سب خبرین اوس فرشتے سے سنین بہت شاد ہوئے
پھر جناب امیر علیہ السّلام کو طلب فرما کے فرمان حقتعالی سے خبر دی اور اصحاب کو
جمع کر کے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ یا علی کچھ تمہارے پاس مال دنیا سے
ہے کہ شادی مین خرچ ہو عرض کی یا حضرت آپ سے کچھ پوشیدہ نہین ہے فقط ایک
تلوار ایک زرہ ایک اونٹ میرے پاس ہے اِسکے سوا کچھ نہین ہے حضرت نے
فرمایا کہ تلوار جہاد کیواسطے ضرور ہے اور اونٹ بھی پانی لانے اور باغ پٹانے اور
باربرداری کیواسطے چاہئے لیکن زرہ کہ اوسکی تمکو کچھ ضرورت نہین ہے اوسے
بیچ لاؤ جناب امیر علیہ السلام نے زرہ کو بیچ کے قیمت حضرت کے آگے لا کے رکھ دی
تھوڑا روپیہ اوسمین سے حضرت نے بلال کو دیا اور فرمایا کہ خوشبو خرید لاؤ اور کچھ روپیہ

ابوبکر کو دیا کہ جو ضرورت کپڑے وغیرہ اور اسباب خانہ داری کی ہو بازار سے مول لاؤ
اور عمار یاسر اور کئی اصحاب کو اوسکے ساتھ کر دیا ہر شخص جو چیز خرید کرتا تھا با خود با
صلاح کرکے لیتا تھا چنانچہ ایک کرتا سات درہم کو اور ایک مقنعہ چار درہم کو اور
دو توشک کہ ایک مین خرمے کی پتی بھری تھی اور دوسری مین بھیڑی کا بال اور
ایک چرخا اور ایک چکی کا دستہ اور ایک تانبے کا کٹورا اور مشک اور کچھ مٹی کے
ظروف مثل لوٹا اور گھڑا وغیرہ کے خرید لائے حضرت ایک ایک چیز کو اوٹھا کے
ملاحظہ فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا برکت دنیا پھر جناب امیر سے فرمایا کہ
یا علی مین کھانے کیواسطے روٹی گوشت لاتا ہون تم خرما گھی لاؤ غرض جب کھانا
تیار ہوا فرمایا کہ یا علی جاؤ اور جسکو چاہو بلا لاؤ کہ یہہ تمہاری شادی کا طعام ولیمہ ہے
جناب امیر علیہ السّلام مسجد مین تشریف لائے اوسوقت وہان بہت آدمی جمع تھے
آپکو شرم آئی کہ پہلے کسکو بلائین ایک اونچے پر جاکے پکارا کہ ولیمہ کھانے کے لیئے
آتے جاؤ یہہ سنکے سب مسجد سے بلکہ اپنے اپنے گھرونسے بھی روانہ ہوئے جناب
امیر علیہ السّلام کو تردد ہوا کہ آدمی بہت ہین اور کھانا تھوڑا سب کو کسطرح کافی
ہوگا جناب رسول خدا نے ارشاد کیا کہ یا علی کھانے کی قلت اور آدمیونکی کثرت
سے تردد نکرو مین دعا کرونگا حقتعالیٰ اسمین برکت دیگا غرض تھوڑے تھوڑے
آدمی جاتے تھے اور کھاتے تھے یہان تک کہ چار ہزار آدمیون سے زیادہ سیر ہوئے
اور کھانا کچھہ کم نہوا اوسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کاسے منگوا

اور پھر پھر کے اپنے ازواج کے گھر پہنچے جب شام ہوئی تو ام سلمہ کو فرمایا کہ تم جاؤ
اور عروسی کا سامان درست کرو اور فاطمہ کو لباس عروسانہ پہنا کے میرے پاس لاؤ
حضرت کے ارشاد کے موافق ام سلمہ جناب فاطمہ علیہا سلام کو لباس عروسانہ پہنا کے
حضرت کے پاس لے آئین آپ مسجد مین تشریف لیگئے اور جناب سیدہ کا عقد پڑہا
پھر دولتخانے مین تشریف لائے اور اوس معصومہ کو اپنے پاس بٹھایا اوس وقت
جناب فاطمہ شرم سے عرق عرق ہو رہی تھین حضرت نے اپنے ہاتھونسے اوس
معصومہ کے چہرۂ مبارک سے نقاب کو اوٹھایا اور حقتعالی کی درگاہ مین دعا کی اور
جناب فاطمہ کا ہاتھ جناب امیر علیہ السلام کے ہاتھ مین دیا اور خود وہانسے تشریف
لیگئے یہان جناب سیدہ ایک گوشے مین اور جناب امیر علیہ السّلام ایک طرف تمام
شب مصروف عبادت رہے جب صبح ہوئی جناب رسولخدا صلعم تشریف لائے اور دونو
بزرگوارونکو علیحدہ علیحدہ ذکر خدا مین مشغول پایا تھوڑا پانی طلب کیا جناب فاطمہ پانی کا
کاسہ لے آئین ایک گھونٹ حضرت نے اپنے دہان مبارک مین لیکے کاسہ مین گرایا
پھر اوسمین سے تھوڑا پانی جناب فاطمہ علیہا سلام کے سر مبارک پر اور جناب امیر
علیہ السّلام کے شانے پر دیا اور بہت دعائین دین پھر وہان سے تشریف لیگئے چند روز کے
بعد جناب امیر ع نے قصد کیا کہ جناب سیدہ کو اپنے دولت سرا مین لے آئین لیکن شرم سے
جناب رسولخدا کی خدمت مین خود عرض نکر سکے ام سلمہ سے فرمایا کہ آپ میری طرف سے
گزارش کرین ام سلمہ نے آپ کے فرمانیکی تعمیل کی بلکہ چند ازواج جناب رسولخدا بھی ساعی

ہوئین حضرت سنتے ہی بشاش ہوگئے پھر آپ اوٹھ کے اہتمام مین مصروف ہوئے
اور خود تشریف لے گئے جناب فاطمہ کو محمل مین سوار کیکے اسطرح سے چلے کہ خود
دست مبارک مین اوس جناب کے اونٹ کی مہار حضرت جبریل دا [illegible] جانب مین
اور حضرت میکائیل جانب یسار اور پیچھے پیچھے ستر ہزار ملایکہ کی قطار سب کے سب
تسبیح اور تقدیس کرتے ہوئے دولت خانہ حیدر کرار تک لے گئے۔

چوتھا شگوفہ بعض فضایل اور معجزات مین

کتاب لسان الواعظین مین عمار یاسر اور زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ
کہتے ہین کہ مین ایک روز مسجد کوفہ مین خدمت بابرکت شاہ ولایت مین بیٹھا تھا
ناگاہ ایک جانب سے شور و غوغا اوٹھا اور کسی نے کہا کہ ہزار آدمی تلوار [illegible]
کھڑے ہین اور حکم کے منتظر ہین حضرت نے عمار سے فرمایا کہ ذوالفقار لاؤ اور [illegible]
سب کو داخل ہونے کی اجازت دو [illegible] کہ اور لوگ بھی دیکھنے کو جمع ہوئے
موافق حکم کے عمار ذوالفقار لائے اور پکار دیا [illegible] وکبار اوس دیار کے جمع ہو
عمار کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ مردونکے ساتھ ایک عورت ہودج مین [illegible] بلند کہہ رہی
ہے یا غیاث المستغیثین آغثنی و یا کنز الراغبین آغثنی حضرت نے فرمایا کہ عورت کا
مردونکے ساتھ رہنا مناسب نہین ہے اسکو علحدہ بٹھاؤ اس عرصہ مین ایک بوڑھا
آدمی آپ کے پاس آکے عرض کرنے لگا کہ یہہ میری ناکت خدا لڑکی ہے ہر چند عرب
کے شاہزادون نے اسکی خواہش کی لیکن مینے منظور نہ کیا اب اسکو

آثار حمل معلوم ہوتے ہین یا حضرت آپ اس مشکل کو حل کیجئے جناب امیر علیہ السلام نے
اوس لڑکی سے پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے اوسنے عرض کی کہ یا مولا آپ ہی کی قسم کہ آپ
خلیفہ پیغمبر بلافصل ہین مین اس تہمت سے معرا اور مبرا ہون حضرت ذوالفقار لیکے
منبر پر تشریف لیگئے اور تکبیر کے بعد فرمایا جاء الحق وزہق الباطل یعنی حق ظاہر ہوا اور
باطل مضمحل ہوا پھر ایک دایہ کو طلب کرکے ارشاد کیا کہ تو جاکے دیکھ اور اوسکے حقیقت حال
سے اطلاع دے اوسنے بھی دیکھکے عرض کی کہ بیشک اوسمین آثار حمل ہین حضرت نے
اوس لڑکی کے باپ سے کہا کہ جہان تو رہتا ہے اوسطرف پہاڑون مین برف بہت
ہوتی ہے اوسنے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے پھر کچھ لب مبارک کو جنبش دی لوگون نے دیکھا
برف کا ایک ٹکڑا دست مبارک مین آگیا سب نے اللہ اکبر کا شور کیا بعد اسکے قابلہ سے
فرمایا کہ اس لڑکی کو اسی برف کے ٹکڑے پر بٹھا دے ایک کیڑا اسنتانون درم اور
دو دانگ کے وزن کا باہر آئیگا قابلہ نے ویسا ہی کیا خدا کی قدرت سے ویسا ہی
ظاہر ہوا جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا یہہ دیکھ کے ایک غوغا تسبیح اور تقدیس کا تمامی مسجد
مین بلند ہوا بعد اوسکے مظہر العجائب والغرائب نے اوس مرد ضعیف سے فرمایا کہ اس
لڑکی کو عزیز رکھہ ابھی اسکا دامن عصمت معصیت سے محفوظ اور سالم ہے یہہ لڑکی
بچپن مین نہر مین نہانے گئی تھی اوسوقت سے یہہ کیڑا اوسکے پیٹ مین پرورش
پاتا تھا اور حمل کیطرح معلوم ہوتا تھا چنانچہ مسجد کوفہ مین جس جگہہ حضرت سے یہہ معجزہ ظاہر
ہوا تھا آج تک وہ مقام موجود ہے اور اوسکو بیت الطست کہتے ہین حقیر بھی اوس

مقام کی زیارت سے مشرف ہوا اور حیات القلوب مین کتاب مشارق الانوار سے
نقل ہے کہ جنگ خیبر مین جب حضرت نے مرحب کو قتل کیا تو یہودیون نے قلعہ کا دروازہ
بند کر لیا اور وہ دروازہ بہت گران اور مستحکم تھا چالیس آدمی کھولتے اور بند کرتے تھے
آپ نے اوسکی زنجیر کو پکڑ کے ایسی حرکت دی کہ تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور دروازے کو
اوکھاڑ کے بجائے سپر ہاتھہ مین لے لیا اور دیر تک جنگ کرتے رہے جب لڑائی فتح ہوئی
تو اوسکو قلعہ کی خندق پر بجائے پل رکھہ دیا کہ اوسی پر سے لشکر اسلام عبور کر کے
داخل قلعہ ہوا پھر مردونکو اور عورتونکو اسیر کر کے بلال کے ساتھہ خدمت جناب
رسولخدا مین روانہ کیا اون اسیرون مین صفیہ بنت حی اخطب بھی تھی کہ حسن
وجمال مین اپنا مثال نرکھتی تھی پیغمبر خدا نے اوسکے چہرے پر چند خراشین ملاحظہ کین
پوچھا کہ یہہ کیا ہے عرض کی کہ جب یداللہ نے در قلعہ کو جنبش دی تھی تو تمامی قلعہ
ہل گیا تھا جو کھڑے تھے وہ سب گر پڑے مین بھی تخت کے نیچے گر پڑی اوسی
گرنے مین یہہ خراشین ہو گئین حضرت نے فرمایا کہ اے صفیہ علی کا مرتبہ پیش خدا
بہت بڑا ہے جب علی نے دروازے کو حرکت دی تو قلعہ کیا آسمان اور زمین
اور عرش اعلی سب ہل گئے اور لکھا ہے کہ قتل مرحب کے بعد جبریل نہایت متعجب
خدمت رسولخدا مین حاضر ہوئے آپ نے تعجب کا سبب پوچھا عرض کی کہ علی
سے آج وہ کار عظیم مشاہدہ کیا ہے کہ کسی سے ممکن نہین جب مجھے قوم لوط کے
ہلاکت کا حکم ہوا تھا تو مینے سات شہرونکو جسمین وہ لوگ ساکن تھے تہہ زمین سے

اوکھاڑکر اپنے ایک پر بازو پر رکھہ لیا اور اسقدر بلند کیا کہ ملایکہ آسمان اون شہرونکے
گریۂ اطفال اور جانورونکے بولنے کی آواز سنتے تھے اسیطرح صبح تک منتظر رہا جب
حکم خدا ہوا تو اوس طبقے کو اولٹ دیا لیکن میرے پروبال پر مطلق سنگینی معلوم
نہوئی اور آج جسوقت شیر خدا نے چاہا کہ مرحب کو دوٹکڑے کرین حکم الٰہی سے
میٔنے زمین پر اپنے پرونکو بچھا دیا تھا کہ ایسا نہو کہ صدمہ ضربت سے گاو زمین تک
دو نیم ہوجائے وہ گرانی ضربت مجھے معلوم ہوئی کہ اون شہرونکے اتنی دیر تک اوٹھائے
رہنے مین معلوم نہوئی تھی حالانکہ میکائیل اور اسرافیل ید اللہ کے بازونکو تھانبے
تھے یہہ دیکھہ کے کیونکر متعجب نہون مین کیا سارے ملائکہ آسمان اسوقت تعجب سے
کہہ رہے ہین ع لافتی الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار + اور منقول ہے
کہ جعفر جعفی سے ایک روز جناب امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب میرے
جد امجد جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام نے بعد وفات سرور کائنات کے چاہا کہ موافق
وصیت دیون جناب رسول خدا کو ادا اور اپنا وعدہ وفا کرین تو حکم کیا کہ پکار دین
کہ جسکا حق پیغمبر پر ہو وہ مجھسے آکے لے اور اوسوقت حضرت کے پاس مال دنیا سے
کچھہ نتھا جو شخص آتا تھا اوسے فرماتے تھے کہ فرش کے نیچے سے لو اور خود
دعا کرتے تھے اللّٰہم اقض عن نبیک یعنی اے خدا اپنے پیغمبر کے قرض کو ادا کر
پہلے بار اپنے دعوے کے موافق بے کم و زیاد فرش کے نیچے سے لے لیتا تھا
ابوبکر نے یہہ خبر سنکے عمر سے کہا کہ علی پیغمبر کا قرض ادا کرتے ہین ایسا نہو کہ لوگ

اونکی طرف متوجہ ہون اور میری خلافت مین خلل آئے عمر نے کہا کہ تم بھی پکار دو
کہ جسکا حق پیغمبر پر ہو وہ آکے مجھسے لے عمر کی ہدایت کے موافق خلیفہ جی نے
بھی منادی کرادی تھوڑی دیر کے بعد ایک اعرابی نے آکے ابوبکر سے کہا کہ اِنَّ
لِی عند رسول اللہ ثمانین ناقۃ حمراء نسود المقلۃ بازمتہا
ورحالھا یعنی میرے رسولخدا کے ذمے اسّی بادہ شتر سرخ رنگ سیاہ چشم
معہ پالان اور مہار چاہئے یہہ سنکے وہ گمراہ سن ہوگیا اور اعرابی کو کہا کہ کل آنا
پھر اپنے مشیر عمر کو بلا کے کہا کہ تونے ہمیشہ مجھے رسوا کیا اور بلا مین ڈالا وائے
تجھپر اسطرح کے اونٹ تو دنیا مین نہ ملینگے مین اوسکو کہان سے دونگا عمر نے کہا
کہ تونے علی کی ہمسری کا قصد کیا تھا خود رسوا ہوا میرا کیا قصور ہے الغرض ابوبکر نے
پوچھا کہ اب کہو کیا چارہ کرین اوس مکار نے سکھایا کہ اوس سے گواہ طلب کرو
دوسرے روز جو اعرابی آیا تو اوسنے ویسا ہی کہا اعرابی بولا کہ تو اسکے دینے پر
قادر نہین ہے مین اب اوسکے پاس جاتا ہون جو شاہد طلب نکرے وہ وہانسے
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور سب حکایت عرض کی حضرت نے
فرمایا کہ پیغمبر خدا نے بشرط اسلام تجھسے وعدہ کیا تھا تو مسلمان ہوا ہے اوسنے
عرض کی یا مولا مین مسلمان ہون وحدانیت خدا اور رسالت محمد مصطفی پر شہادت
دیتا ہون اور آپکو خلیفہ بلا فصل جانتا ہون حضرت نے فرمایا کہ صبر کر پھر حسنین
علیہما السلام کو ارشاد کیا کہ تم فلان صحرا مین جاؤ اور باواز بلند پکارو یا صالح یا ابا

صالح اِئتا رسولا و وصی رسول اللہ وحبیباہ ان لاعرابی عند النبی ثمانین نافقۃ حمرا سود المقلتہ بازمتہا و رحالہا یعنی اے صالح واے ابا صالح ہم رسولان وصی رسول اور اونکے حبیب ہین بدرستیکہ اس اعرابی کے پیغمبر خدا کے ذمے اسّی مادہ شتر سرخ رنگ سیاہ چشم مع پالان اور مہار باقی ہین جب حسنین نے حسب ارشاد صحرا مین جاکے یہہ فرمایا تو آواز آئی نشہد انکما حبیبا رسول اللہ ووصیاہ فانظرا حتی نجمعہا بیننا یعنی گواہی دیتے ہین کہ تم دونون حبیب پیغمبر اور اونکے وصی ہو تامل کرو کہ ہم اونٹونکو جمع کرین ایک ساعت نہ گذری تھی کہ اوسیطرح سے اونٹ پہاڑ سے باہر نکلے جسطرح صالح پیغمبر کیواسطے نکلا تھا جناب حسنین علیہما السلام نے اونٹونکو لاکے اعرابی کے حوالے کیئے علاوہ اسکے فضایل اور معجزات حضرت کے بے انتہا ہین کہانتک لکھے جائین اس مختصر مین گنجایش نہین ہے۔

پانچوان شگوفہ شہادت مین۔

سال چالیس ہجری مین ماہ مبارک کی انیسوین شب کو حضرت نماز صبح کے قصد سے مسجد کوفہ مین تشریف لے گئے اوسوقت مسجد کی قندیلین گل ہوگئی تھین آپ نے پہلے کچھہ دعائین پڑہ کے دو رکعت نماز تحیت مسجد کی پڑہی بعد اوسکے اذان دی اوسوقت عبدالرحمان ابن ملجم مرادی قطامہ لعینہ کے گھر مین حضرت کے شہید کرنیکے ارادے سے جاگتا تھا اذان کی آواز سنکے مسجد مین آیا جہان لوگ سوئے تھے

وہین آکے پڑ رہا جب حضرت اذان سے فارغ ہوئے جو وہان سوئے تھے
سب کو جگا کے خود آپ مشغول نماز ہوئے جسوقت حضرت نے سجدہ اول سے
سر مبارک اوٹھایا تو ابن ملجم لعین نے ایسی تلوار حضرت کے سر مبارک پر ماری
کہ پیشانی اقدس تک وہ زخم پہونچا حضرت نے فرمایا بسم اللہ و باللہ و علی ملت
رسول اللہ فزت برب الکعبہ جب یہہ آواز لوگونکے کانون مین پہونچی توسب محراب
عبادت کے پاس جمع ہوئی حضرت کو زخمی دیکھہ کے سر و سینہ پیٹ تے تھے اور زار
زار روتے تھے اوسوقت زمین کو لرزہ ہوا جبریل نے درمیان آسمان اور زمین کے
صدا بلند کی کہ آج وصی پیغمبر شہید ہوا اور رکن دین گر پڑا یہہ آواز دردناک تمامی مخلوقات
نے سنی جناب ام کلثوم نے جناب حسنین علیہما السلام کو جگایا اور باپ کے شہادت کی
خبر دی یہہ سُنکے دونون شاہزادے روتے ہوئے مسجد کیطرف دوڑے اور
حضرت کو زخمی دیکھہ کے نہایت بیتاب ہوئے غرض جناب امیر علیہ السّلام نے
خود اشارے سے نماز پڑھی اور امام حسن علیہ السّلام کو نماز جماعت پڑھانے کیواسطے
فرمایا اوسوقت لوگ اپنے اپنے گھرونسے دیکھنے کو چلے آتے تھے ایک مرد قبیلہ
ہمدان کا ابن ملجم کو راہ سے پکڑ کے مسجد مین لایا تمامی خلقت اوس ملعون پر لعنت
کرتے تھے جب حضرت نے اوسے دیکھا فرمایا کہ اے بدبخت مینے ہمیشہ تجھپر احسان
کیئے یہہ تونے کیا کیا وہ شرمندہ کھڑا تھا حضرت نے جناب امام حسن علیہ السّلام سے
فرمایا کہ اسے کھانا اور پانی دینا اور آرام سے رکھنا اگر مین اچھا ہوا تو مجھے اختیار ہے کہ

عفو کرون یا قصاص لون اور اگر مین دنیا سے رحلت کرجاؤن تو اسے تم ایک ضرب
تلوار سے زیادہ نہ مارنا بعد اسکے حسنین علیہما السّلام حضرت کو کمّل پر لٹا کے حجرہ طاہر مین
لائے اور جراحون کو طلب کیا نعمان جراح نے زخم کو دیکھ کے عمامہ سر سے پھینک دیا
اور کہنے لگا کہ یہہ تلوار زہر کی بجھائی ہے اسکا زخم علاج پذیر نہین ہے بہرکیف اکیسوین
تاریخ زخم مین شدت ہوئی اوسوقت حضرت نے اپنے اصحاب کو طلب فرما کے ارشاد
کیا کہ مین سفر آخرت پر آمادہ ہون جسکو جو کچھ پوچھنا ہو پوچھہ لے اور سوالات مختصر کرے
ہر شخص مسئلہ یا جو کچھہ پوچھتا تھا حضرت اوسکو بیان فرماتے تھے بعد اسکے کلمات وعظ
و پند فرمائے اور جناب امام حسن کو خلیفہ اور جانشین اپنا کرکے رموز امامت بتائے
اور کچھ وصیتین فرمائین اور ارشاد کیا کہ درمیان مزار جناب آدم اور نوح علیہما السلام کے
مجھے دفن کرنا کہ وہ قبر حضرت نوح نے میرے واسطے بنائی تھی اور نماز جنازے مین
سات تکبیرین کہنا یہہ سات تکبیرین سوائے میرے کسی پر حلال نہین ہین پھر اوسوقت
سے ذکر خدا اور تسبیح اور تقدیس مین مشغول ہوئے اکیسوین کے شب کو روح اقدس
جنت کیطرف روانہ ہوئی حسب وصیت حسنین علیہما السلام نے درمیان مزار حضرت آدم
اور نوح علے نبینا و علیہما السّلام کے دفن فرمایا بروایت جلاء العیون جناب امیر علیہ السلام
جب دس برس کے تھے تو خدمت جناب رسولخدا مین ایمان سے مشرف ہوئے اور
بعد بعثت تیرہ برس مکہ معظمہ مین اور دس برس مدینہ منورہ مین اوس جناب کے
ساتھہ رہے سولہہ برس کے سن سے جہاد کرنا شروع کیا انیس برس کے سن مین

بڑے بڑے شجاعان عرب کو قتل کیا بائیس برس کے سن مین در خیبر کو اوکھاڑا قریب
تیس برس کے اصل خلافت حضرت کے تھے درمیان مین دو برس چار مہینے ابوبکر
نے اور کچھ زیادہ دس برس سے عمر نے اور بارہ برس عثمان نے خلافت غصب کی بعد اوسکے
قریب پانچ برس کے حضرت نے خلافت کی وقت رحلت عمر شریف ترسٹھ سال
کی تھی اور سن چالیس ہجری تھا۔

تیسرا شگوفہ جناب سیدہ علیہا السلام کے احوال مین

اگرچہ یہہ مبحث امامت سے علحدہ ہے لیکن وہ معصومہ چونکہ گیارہ ائمہ کی والدہ ماجدہ
اور چہاردہ معصوم مین داخل ہین البتہ آپ کے حالات بھی مبحث امامت کے
متعلقات سے ہو سکتے ہین اسوجہ سے ایک شعبہ جداگانہ قرار دیکے مختصر حال اون
معصومہ کا بھی درج کیا اور اوس جناب کے معصوم ہونے کے لیئے اتنا کافی ہے کہ
باتفاق علما اور آیہ تطہیر اور احادیث متواترہ آپ کا معصوم ہونا ثابت ہے۔

اور اِس شعبے مین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ ولادت مین

اِسم مبارک آپ کا فاطمہ ہے اور القاب بہت ہین مشہور لقب صدیقہ اور طاہرہ اور
سیدہ اور معصومہ اور زہرا ہے والد بزرگوار حضرت کے جناب محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ اور والدہ ماجدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہین جناب امام محمد باقر

علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت کی ولادت پانچ سال بعد بعثت جناب رسولخدا صلعم کے
بیسوین جمادی الثانی روز جمعہ کو مکہ معظمہ مین ہوئی منقول ہے کہ ایک روز جناب
رسولخدا حضرت فاطمہ کے حجرہ طاہرہ مین تشریف لے گئے دیکھا کہ جناب سیدہ
لیٹی ہین اور حسنین علیہما السلام آپ کے سینہ اقدس سے لپٹے ہین اور چکی
خود بخود گردش مین ہے آپ نے فرمایا کہ یا فاطمہ فرشتے تمہارے خادم ہین اور
اعانت کرتے ہین اور کلینی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ وفات جناب رسولخدا کے بعد وہ معصومہ اپنے پدر بزرگوار کے فراق
مین نہایت محزون اور مغموم رہا کرتی تہین جبریل حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے
تھے اور تشفی اور تسلی دیتے تھے اور اونکے دل کو خوش کرتے تھے اور اونکے پدر
بزرگوار کی حالات اور اونکے مقامات عالیہ سے اور جو کچھ کہ اوس معصومہ کے بعد
اولاد طاہرین پر اونکے ہونے والا تھا خبر دیتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام
اوسے لکھتے جاتے تھے اوسی کو مصحف فاطمہ کہتے ہین اور حضرت کے فضایل
اور مناقب کہان تک لکھے جائین —

دوسرا شگوفہ مصایب اور وفات مین

بعد وفات سرور کائنات وہ معصومہ عالی صفات ہر وقت مفارقت پدر بزرگوار
مین رویا کرتی تھین یہان تک کہ اہل مدینہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین
آکے عرض کی کہ ہماری طرف سے جناب فاطمہ سے فرمائی کہ آپ کے رات دن کے

رونے سے ہم لوگون کو خواب وخور حرام ہوگیا ہے مناسب ہے کہ اگر آپ رات کو
روئین تو دنکو آرام کرین اور اگر دنکو روئین تو رات کو آرام کرین اوس روز سے
جناب سیّدہ علیہا سلام گورستان بقیع مین جاکے رویا کرتی تھین اکثر روایت سے
ثابت ہے کہ اوس معصومہ نے بعد وفات پدر بزرگوار اپنے پچھتر دن زندگانی کے اور
شہادت کا مختصر حال یہہ ہے کہ بعد وفات سرور کائنات جب خلافت ابوبکر نے
غصب کی تو عمر نے مشورہ دیا کہ جب تک جناب امیر بعیت نکرینگے تیری خلافت
مستحکم نہوگی کسواسطے کہ علی خلیفہ برحق اور اعلم اور اشجع اور پیغمبر کے بھائی اور
داماد ہین تھوڑے دنونکے بعد سب تجھسے پھر جائینگے ابوبکر نے چند بار حضرت کو
طلب کیا لیکن آپ تشریف نہ لائے فرمایا کہ مینے عہد کیا ہے کہ جب تک آیات
قرآن جمع نکرلونگا گھر سے باہر نہ نکلونگا الغرض جب کلام اللہ ناطق نے قران کو
مرتب کیا تو مجمع مہاجر اور انصار مین تشریف لیجاکے سب پر حجت شافی تمام
کی اور فرمایا کہ کوئی آیت آیات قرانی اور سورہ فرقانی سے ایسے نہین ہے کہ
جسکو جناب رسولخدا نے مع تاویل مجھے تعلیم نفرمایا ہو چونکہ اکثر آیتین کفر و نفاق پر
اون منافقون کے اور فضیلت اور استحقاق خلافت پر حضرت کی دلیل صریح
تھین عمر نے کہا کہ مین اس قران کو قبول نہین کرتا ہون حضرت مایوس اپنے دولتخانے پر
پھر آئے عمر نے اپنے غلام قنفذ اور خالد بن ولید کو مع چند اہل شقاوت کے بھیجا
کہ جسطرح ممکن ہو حضرت کو لاؤ اور پیچھے سے خود وہ شقی بہت سے اہل شہ ساتھ

لیکے درحرم سرا پر گیا اور شور و غوغا کرنے لگا جناب سیّدہ اوسوقت باعث مفارقت
پدر بزرگوار اپنے کثرت گریہ و زاری سے بہت ضعیف اور ناتوان تھین در دولت پر آ کر
تشریف لا کے فرمایا کہ اے عمر غم زدونکو اپنے حال پر چھوڑ دے کیون ظلم کرتا ہے اوس
ملعون نے کہا دروازہ کھولو ورنہ مکان مین آگ لگا دینگے چنانچہ لکڑیان منگوا کے
خانہ اہلبیت کے دروازے کو جلا یا اور مکان کے اندر در آیا ہرچند جناب سیّدہ
فریاد کرتی رہین اوس شقی نے کچھ نہ سنا اور اوس معصومہ کے پہلوے مبارک پر
غلاف شمشیر کو مارا جناب سیّدہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ خبر لیجیے پھر ایک تازیانہ
دست مبارک پر مارا کہ بازو اوس مظلومہ کا ورم کر گیا اور دروازہ اوس معصومہ پر
گرا دیا کہ جسکے صدمے سے دو ہڈیان پسلی کی شکستہ ہو گئین اور جناب محسن علیہ السلام
شکم مبارک مین شہید ہوئے اور وہ معصومہ اسی صدمے سے کئی روزون کے بعد
انتقال کر گئین لکھا ہے کہ جب عمر نے دروازہ گرایا جناب امیر علیہ السلام نے اوس
شقی کو اوٹھا کے زمین پر پٹک دیا کہ ناک اوسکی ٹوٹ گئی اوسوقت چند اصحاب
خاص نے اجازت چاہی کہ اگر آپ حکم فرمائین تو ہم جہاد کرین حضرت نے ارشاد
کیا کہ مجھکو جناب رسولخدا نے وصیت فرمائی تھی اور جہاد کیواسطے اسوقت
منع کیا تھا اونکے حکم کے خلاف نکرونگا الغرض حضرت کو وہ منافقین لیچلے
جناب سیّدہ اوس جناب کو اس حال مین دیکھ کے مجروح اور غمگین اور خشمناک
مع چند زنان بنی ہاشم حجرہ طاہرہ سے باہر آئین اور مزار پدر بزرگوار پر تشریف

لیجاکے باآواز بلند روئین اور آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچ کے فرمایا کہ اے قوم
ستمگار تم سب رسولخدا کے بھائی کو نہ ستاؤ ورنہ بحق اوس خدا کے کہ جسنے برستی
پیغمبر کو بھیجا ہے مین بالونکو اپنے سر کے پریشان کرونگی اور پیراہن رسولخدا کو سر پر
رکھہ کے درگاہ رب الارباب مین فریاد کرونگی اور آہ جانگداز سے اپنی آسمان اور
زمین کو جلا دونگی اوسوقت غضب الٓہی نازل ہوگا اور تم سب واصل جہنم ہوگے
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسوقت قریب اوس معصومہ کے کھڑا
تھا کہ جناب رسولخدا کی مسجد کی دیوارین لرزے مین آئین اور زمین سے بلند ہوئین
یہہ دیکھہ کے مین کانپنے لگا اور آثار غضب الٓہی مجھے معلوم ہوئی دست بستہ اوس
معصومہ کی خدمت مین عرض کی کہ اے سیدہ اور اے بتول عذرا او اے جگر
گوشہ رسولخدا واے خاتون قیامت رحم فرمائیے کہ یہہ سب آپ کے پدر بزرگوار
کی امت ہین آپ اہلبیت رسالت صاحب رحمت اور شفاعت ہین اور آپ کے
پدر بزرگوار رحمت عالمیان تھے آپ باعث نزول عذاب نہون جب مینے یہہ عرض
کی تو اوس معصومہ مغمومہ کا غصہ فرو ہوا وہان سے حجرہ طاہرہ مین تشریف لے گئین
الغرض طرح طرح کے اون اشقیا نے اوس معصومہ پر ظلم وستم کیئے از انجملہ باغ فدک
جو خاص حق اوس معصومہ کا تھا ندیا یہی سب رنج والم اشتداد مرض کے باعث
ہوئی اور آپ انہین غمون مین دنیا سے گذر گئین مختصر کیفیت فدک کی یہہ ہے
کہ جب فتح خیبر کی خبر اہل فدک نے سنی تو بخوف جان اون سب نے جناب رسولخدا

امان چاہی اور فدک کو حضرت کے حوالے کیا اوسوقت جبریل بحکم رب جلیل آئے
اور آیہ وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهُ لائے یعنی حقتعالے نے فرمایا ہے
کہ ذی القربی کا حق دو حضرت نے پوچھا کہ ذی القربی کون ہین اور اونکا حق کیا ہے
جبریل نے عرض کی کہ ذی القربی آپ کی فاطمہ ہین اور حق اونکا فدک ہے یہہ
اوسکو دو کہ اوسکے فرزندونکے پاس قیامت تک رہے چنانچہ منہج الصادقین
مین لکھا ہے کہ جناب صادقین علیہما السلام فرماتے ہین کہ مراد اس آیت سے
ہم اہلبیت رسول ہین اور ثعلبی کہ علمائے اہل سنت سے ہے اپنی تفسیر مین
لکھتا ہے کہ مراد ذی القربی سے اہلبیت رسول ہین غرض حضرت نے موافق حکم خدا
جناب سیدہ کو طلب فرماکے اوسکا کاغذ لکھہ دیا اوسوقت سے اوس معصومہ کے
وکلاء کے تصرف مین تھا تا اینکہ بعد وفات پیغمبر خدا جب ابوبکر کی خلافت غصبی
مستحکم ہوئی ایک روز بمشورہ عمر ایک حدیث وضع کی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا
ہے کہ ہم پیغمبر میراث نہین چھوڑتے ہین جو کچھہ ہمارے بعد رہتا ہے وہ تصدق ہے
ہر چند حقتعالے نے فرمایا ہے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنی میراث داؤد کو
سلیمان نے لیا اور حضرت ذکریا نے دعا کی ہے فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا
يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ یعنی خداوندا مجھے وہ ولی عطا کر کہ میرا اور
آل یعقوب کا وارث ہو اس سب کو طاق نسیان پر رکھہ کے اوس ملعون نے
وکلائے جناب سیدہ کو باغ فدک سے اوٹھا دیا جب یہہ خبر اوس معصومہ کو پہونچی

تو مع چند زنان بنی ہاشم ابوبکر کے پاس تشریف لے گئین اور فرمایا اے ابوبکر تو
خوب جانتا ہے کہ جناب رسولخدا نے اس زمین کو بحکم خدا مجھے عطا کیا تھا تو ناحق
نزع کرتا ہے اوسنے بخوف تشنیع خلائق چاہا کہ اوسکی رہائی کا کاغذ لکھدین عمر نے
کہا کہ جب تک گواہ نلائین رہا نکرینا نچہ وہ معصومہ جناب امیر اور حسنین علیہم السلام اور
ام ایمن کو گواہ لے آئین عمر نے کہا کہ حضرت امیر کی گواہی سند نہین ہے کہ وہ اپنے
فرزندونکا نفع چاہین گے اور حسنین لڑکے ہین اور ام ایمن عجمیہ عورت ہے لڑکے
اور عورت کی گواہی سند نہین بالینہمہ ابوبکر نے فدک کے چھوڑ دینے کا کاغذ لکھدیا
عمر نے دست مبارک سے اوس معصومہ کے لیکے آپ دہن ڈال دیا اور چاک
کرکے پھینک دیا بہرکیف انہین صدمون سے بیماری حضرت کی زیادہ ہوتی گئی
روز وفات اسما بنت عمیس سے فرمایا کہ مٹی ایک ظرف مین بھگادو جب مٹی
بھیگ گئی تو جناب سیدہ نے صاحبزادونکو نہلایا اور کپڑے بدلے پھر اسما سے
فرمایا کہ آٹا خمیر کرو اور روٹیان پکاؤ کہ میرے بعد لڑکے بھوکے رہین اسما کہتی ہین
کہ جب مین روٹی پکا چکی تو عرض کی کہ آج آپ ایسی باتین فرماتی ہین کہ جسطرح کوئی
زندگی سے مایوس ہو حضرت نے فرمایا کہ آج میرا دنیا سے کوچ ہے اور اے اسما
جسطرح یہان عورتون کی لاش کو تختے پر رکھ کے لیجاتے ہین اور تمامی جسامت بدن کی
معلوم ہوتی ہے یہہ مجھے پسند نہین آتا ہے یہہ سُنکے مینے عرض کی کہ آپنے ملک
حبش مین دیکھا ہے کہ خورمے کی شاخون سے نعش بناتے ہین اور اوسپر کپڑا اڈھا دیتے

ہین تو مطلق جسامت معلوم نہین ہوتی ہے چنانچہ مینے خرمے کی شاخین منگوا کے
نعش بنائی حضرت نے اوسکو بہت پسند کیا اور ارشاد کیا کہ جب مین دنیا سے
گذر جاؤن تو میری لاش اسی مین رکھ کے قبر تک لیجانا پھر جناب امیر علیہ السلام کو
بلایا اور وصیتین فرمائین کہ یا علی آپ خود مجھے غسل دیجئے گا اور کفن پہنائیے گا
اور کافور بہشت سے جو میرا حصہ ہے حنوط کیجئے گا اور کسی کو میرے وفات کی
خبر نفرمائیگا اور رات کو دفن کیجئے گا یہہ فرما کے جناب امیر علیہ السلام کو رخصت کیا
پھر مجھسے فرمایا کہ اے اسما پانی لاؤ کہ مین نہاؤن جب مین پانی لائی تو آپ نے
غسل اور وضو کیا اور پاکیزہ کپڑے بدلے اور حجرے مین تشریف لے گئین
اور ارشاد کیا کہ بعد تھوڑے عرصے کے مجھے پکارنا اگر جواب ندون تو سمجھنا کہ
مینے دنیا سے رحلت کی پھر پاؤن قبلہ کیطرف کر کے لیٹین اور ایک چادر اوپر سے
اوڑہ لی اسما کہتی ہین کہ مینے اوسوقت فرشتون کے پرون کی آواز سنی اور ایسی خوشبو
دماغ مین آنے لگی کہ کبھی نہ سونگھی تھی اوسوقت پکارا تو کچھ آواز نہ آئی مینے گریبان
اپنا چاک کیا اور آہ و بکا شروع کی اس عرصے مین جناب حسنین تشریف لائے
اور پوچھا کہ اسوقت میری مان کیون سوئی ہین مینے کہا کہ خدا کے جوار رحمت
مین تشریف لے گئین یہہ سنکے صاحبزادون نے اپنے کو لاش پر گرا دیا اور
ایسے اپنے ظلمات پر دردکھتے تھے کہ بیان نہین ہو سکتے ہین کلیجا مونہہ کو آتا ہے
[illegible] دونو معصوم روتے ہوئے مسجد کیطرف روانہ ہوئے جب دونون

معصومون کی صدائے گریہ وزاری اصحاب نے سنی تو حسنین علیہما السلام کے
پاس دوڑے آئے اور کہنے لگے کہ شاید اسوقت آپکو اپنے نانا یاد آئے ہین
صاحبزادون نے فرمایا کہ نہین بلکہ ہماری مان نے رحلت فرمائی جب یہہ خبر جناب
امیر علیہ السّلام نے سنی تو حضرت زمین پر گر پڑے اور فرمانے لگے کہ ابھی تک مفارقت
رسولخدا کا غم دل سے نہین گیا تھا دختر جناب رسول کو دیکھکے تسکین پاتے تھے
اب کس سے تسلی پائین گے اوسوقت آواز گریہ وزاری مدینہ منورہ کے گھرون سے
بلند ہوئی اور مردان وزنان بنی ہاشم جمع ہوئے جناب امیر علیہ السلام نے حسب
وصیت بعد غسل اور کفن دینے کے اوسی تابوت مین کہ جسکو اسما بنت عمیس نے
بنایا تھا لاش مبارک رکھی چونکہ اوسوقت بہت آدمی جمع تھے حضرت نے جنازے
کے اوٹھانے مین توقف فرمایا جب کچھ شب گذری اور سب اپنے اپنے گھر چلے گئے
تو جناب امیر علیہ السلام نے حسنین اور عمار اور مقداد اور عقیل اور حذیفہ اور سلمان
اور چند بنی ہاشم کے ساتھہ نماز جنازہ پڑھی اور پوشیدہ شب کو دفن فرمایا اور کئی
قبرین بنا کے پانی چھڑکا تا معلوم نہو کہ اصل مزار شریف کون ہے وفات اوس
معصومہ کی سہ شنبہ کے روز تیسری جمادی الثانی کو سال گیارہ ہجری مین واقع ہوئی
ایام حیات اکثر اٹھارہ سال لکھا ہے مزار شریف بقیع مین ہے۔

چوتھا شعبہ جناب امام حسن مجتبی علیہ السّلام کے حالمین اور اسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ حضرت کے فضائل اور ولادت مین

وہ جناب دوسرے امام ہین اسم مبارک حسن ہے اور کنیت ابو محمد اور القاب حضرت کے
بہت ہین مشہور سبط اور مجتبیٰ اور ذکی ہے والد بزرگوار حضرت کے جناب
امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین اور والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ولادت حضرت کی مدینہ طیبہ مین پندرہوین
ماہ مبارک رمضان کو سال تین ہجری مین واقع ہوئی جب وہ حضرت پیدا ہوئے
تو زرد کپڑے مین لپیٹ کے جناب رسولخدا کی خدمت مین لوگ لائے حضرت نے
فرمایا کہ کیا مینے منع نہین کیا ہے کہ لڑکے کو زرد کپڑے مین نہ لپیٹو پھر اوس معصوم کو
سفید کپڑے مین رکھا اور زبان مبارک اپنی اونکے دہنہ مین دی پھر جناب امیر علیہ السلام
سے پوچھا کہ کیا نام رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ مین نام رکھنے مین آپ پر سبقت
نہین کر سکتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ مین بھی نام رکھنے مین خدا پر سبقت
نہین کر سکتا اتنے مین حضرت جبریل نازل ہوئے اور کہا یا محمد حقتعالے نے
سلام فرمایا ہے اور مبارکباد دی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ علی بمنزلہ ہارون کے
ہین اور تم بمنزلہ موسیٰ ہو اس لڑکے کا وہی نام رکھو جو ہارون کے بڑے بیٹے کا
نام تھا جناب رسولخدا نے پوچھا کہ کیا نام تھا جبریل نے کہا کہ بڑے بیٹے کا نام
شبّر اور چھوٹے بیٹے کا شبیر نام تھا جب علی کا دوسرا فرزند پیدا ہو تو اوسکا شبیر
نام رکھنا روایت ہے کہ بعد سات دن کے جناب رسولخدا نے حضرت کا عقیقہ کیا
اور ایک بھیڑ ذبح کر کے ایک ران اور ایک اشرفی اسما بنت عمیس کو کہ قابلہ

تھین عنایت کی اور باقی گوشت فقراکو تقسیم فرمایا اور جناب امام حسن علیہ السلام کے
سر مبارک پر خوشبو ملی اور ہمیشہ جناب رسولخدا فرماتے تھے کہ جو حسن اور حسین کو
دوست رکھے وہ میرا اور خدا کا دوست ہے اور جو اونسے دشمنی رکھے وہ میرا
اور خدا کا دشمن ہے اور اپنے کاندھے پر چڑھاتے تھے اور جب روتے تھے
تو حضرت بیتاب ہو جاتے تھے اور خود بہلاتے تھے منقول ہے کہ ایکدفعہ
جناب رسولخدا کچھہ علیل تھے جناب فاطمہ علیہا سلام دونون صاحبزادونکو ساتھہ
لیکے پدر بزرگوار کی عیادت کو تشریف لیگئین اسوقت جناب رسولخدا سو گئے
تھے جناب سیّدہ حضرت کو آرام مین دیکھہ کے پھر آئین اور حسنین علیہما السلام
وہین سو گئے جب رات زیادہ ہوئی اور بیدار ہوئے تو عایشہ سے پوچھا کہ
میری مان کہان گئین اوسنے کہا کہ اپنے گھر گئین دونو حضرت وہانسے بقصد مکان
روانہ ہوئے شب نہایت تاریک تھی راستا بھول کے بنی نجار کے باغ مین
چلے گئے باغ کو دیکھہ کے بڑے صاحبزادے نے چھوٹے سے فرمایا کہ مین حیران
ہون کہان جاؤن آؤ اسوقت یہین سو رہین دونو حضرت باہم گلے مین ہاتھہ
دیکے سو رہے بعد تھوری دیر کے جناب رسولخدا خواب سے بیدار ہوئے
اور عایشہ نے حسنین علیہما السلام کے آنے اور پھر جانے کا حال بیان کیا
حضرت نے فرمایا کہ وہ اس اندھیری رات مین کہان گئے نہ تم خود مانع ہوئین
نہ مجھکو جگا دیا اوسنے کہا کہ مجھے نہین معلوم کہ وہ کہان گئے حضرت نہایت متردد

ہو کے اوٹھے پہلے جناب فاطمہ علیہا سلام کے حجرہ طاہرہ مین تشریف لائے جب
وہان دونو معصومونکو نہ پایا تو اور بھی پریشان خاطر ہوئے اور تلاش مین چلے یہہ
خبر جناب امیر علیہ السلام کو معلوم ہوئی حضرت بھی راستہ مین ساتھہ ہولیئے جب باغ
بنی نجار مین پہونچے تو دیکھا کہ ایک سانپ بہت بڑا کہ جسکے دو پر ہین ایک پر جناب
امام حسن پر اور ایک جناب امام حسین پر رکھے ہوئے ہے اور اوسوقت ابر کے
باعث شب تاریک تھی اور پانی بھی کچھہ برس رہا تھا جب اوس سانپ نے
جناب رسولخدا کو دیکھا تو فوراً الگ ہو گیا اور گویا ہوا کہ خداوندا مین تجھے اور تیرے
ملایکہ اور نبی کو گواہ کرتا ہون کہ مینے تیرے حکم کے موافق دونو لڑکونکی حفاظت کی
اور صحیح اور سالم سپرد کیا جناب رسولخدا نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے
کہا کہ مین پیک جن ہون مجھے طایفہ بنی ملیح مین سے جنات نصیبین نے ایک آیہ
کلام اللہ کہ جسے وہ بھول گئے ہین دریافت کرنیکے واسطے آپ کی خدمت مین بھیجا تھا
جب مین یہان پہونچا تو ایک آواز آسمان سے سنی کہ اے سانپ یہہ رسولخدا کے
دونو فرزند سوتے ہین انکی حفاظت کر یہہ سنکے مین یہان حفاظت مین مصروف تھا
الحمد للہ کہ صحیح سالم آپ کے سپرد کیا حضرت نے اوسکو دعائین دین اور آیہ بتا دیا خود
آپ نے جناب حسن علیہ السلام کو اور جناب امیر نے جناب امام حسین علیہ السلام کو
کاندھے پر لیا اور جناب سیدہ کے حجرہ طاہرہ مین پہونچا دیا اور لکھا ہے کہ ایک روز
چند شیعون نے جناب امام حسن علیہ السلام کی خدمت با سعادت مین عرض کی

کہ یا ابن رسول اللہ حقتعالی نے آپ کو معدن علوم اور ہر شے پر قادر کیا ہے معاویہ
کی بدنہادیون کے کب تک متحمل ہوجیئے گا فرمایا کہ اگر خدا سے چاہین تو عراق کو شام
اور شام کو عراق اور عورت کو مرد اور مرد کو عورت کردے اوسوقت ایک شامی بھی
وہان موجود تھا اوسنے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ تجھے شرم نہین
آتی ہے کہ تو عورت ہوکے مردون مین بیٹھا ہے اور تیرے گھر مین جورو تیری مرد
ہوگئی ہے تو جا اور اوس سے تجھے خفتۂ لڑکا پیدا ہوگا اوسنے اپنے کو جو دیکھا تو عورت
پایا منفعل اپنے گھر آیا تو عورت کو مرد پایا الغرض جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا بعد اوسکے وہ تائب ہوا پھر حضرت کی دعا سے مرد ہوا اور شیخ الطایفہ علیہ الرحمہ
نے تہذیب مین روائت کی ہے کہ حضرت نے بیس حج اس طور پر کیئے کہ سواریان
کوتل رہتی تھین اور خود پیادہ پا تشریف لیجاتے تھے اور بعض علما نے لکھا ہے
کہ آپ نے پچیس حج کیئے تھے اور تین دفع کل مال اپنا راہ خدا مین تقسیم کیا
فضائل اور مناقب آپ کی تحریر سے زیادہ ہین۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

بعد شہادت جناب امیرالمومنین علیہ السلام جب لوگون نے جناب امام حسن
علیہ السلام سے بیعت کی اور یہہ خبر معاویہ کو پہونچی تو وہ بقصد تسخیر عراق شام سے
مع فوج روانہ ہوا حضرت اوسکے قصد سے مطلع ہوکر منبر پر تشریف لیگئے اور
بعد حمد و ثنائے الٰہی لوگونکو اوس ملعون سے جہاد کرنے کیواسطے دعوت کیا کسی نے

جواب ندیا عدی بن حاتم اوٹھ کھڑا ہوا اور سب سے کہنے لگا کہ سبحان اللہ تم سب کے ساتھ
امام اور فرزند پیغمبر نے کیا برائی کی ہے کہ وہ جہاد کو کہتے ہین اور تم سب قبول نہین
کرتے اوسکے کہنے سے چند آدمیون نے موافقت کی حضرت کوفے سے بقصد
محاربہ باہر نکلے پھر تھوڑے لشکر کو فرمایا کہ آگے بڑھ کے معاویہ کی راہ روکو اور
خود بنفس نفیس متوجہ ساباط ہوئے اور چاہا کہ اہل لشکر کا امتحان کرین سب کو جمع
کر کے منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ کمال فصاحت اور بلاغت سے پڑھ کے فرمایا
کہ مین حقتعالے کے فضل اور احسان سے امیدوار ہون کہ خلق خدا کا خیر خواہ رہون
اور کسی مسلمان سے کینہ نرکھون اور مسلمانون کی جمعیت پراگندگی سے بہتر ہے
تم لوگون کو چاہیے کہ میرے حکم کی مخالفت نکرو اور میرے خلاف راے عمل مین
نہ لاؤ یہہ سنکے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور باخود ہا کہنے لگے معلوم ہوتا ہے
انکا یہہ قصد ہے کہ خلافت معاویہ کو سپرد کر دین حضرت سے کہنے لگے کہ تم کافر ہو گئے ہو
یہہ کہکے حضرت کے خیمہ مین گئے اور کل اسباب لوٹ لیا یہان تک کہ جانماز بھی اوٹھالی
اور ردا بھی دوش مبارک سے لے لی حضرت نے ملول ہو کر شمشیر گردن مین
مین حمائل کی اور گھوڑا منگوا کے مع چند اصحاب خاص روانہ ہوئے جب ساباط
مین پہونچے تو جراح بن سنان اسدی اپنے گھر سے خنجر برہنہ لیئے ہوئے باہر آیا اور
حضرت کا عنانگیر ہو کے کہنے لگا یا حسن تم کافر ہو گئے ہو جسطرح تمھارے باپ کافر
ہو گئے تھے یہہ کہکے ایک خنجر حضرت کی ران پر ایسا مارا کہ ہڈی تک زخم پہونچا عبد اللہ

بن خطل طاعی نے کہ حضرت کے موالیون سے تھے اوسکے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور
اوسی خنجر سے اوس ملعون کو واصل جہنم کیا اور حضرت کو سعد بن مسعود کے مکان پر
کہ وہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام کے وقت سے مدائن کا حاکم تھا لیگئے اور مشغول
علاج ہوئے منافقان لشکر نے معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تو اپنے کو جلد یہان پہونچا کہ ہم امام
حسن کو پکڑ کے تیرے حوالے کرین معاویہ نے وہ خط سب حضرت کی خدمت مین
بھیجدیئے آپ لشکر کی بیوفائی سے بخوبی مطلع ہوئے آخر ناچار بچند شرائط معاویہ سے
صلح کی اور خلافت سے دست بردا شتہ ہوکے مع برادران وملازمان مدینہ منوّرہ
مین تشریف لائے اور خدا کی عبادت مین زندگانی بسر کرتے تھے اور منجملہ شرائط
صلح یہہ بھی شرط تھی کہ معاویہ بغیر میرے مشورے کے کسی کو اپنے بعد خلیفہ مقرر نکرے
اگرچہ یہہ بات معاویہ کو دل سے نامنظور تھی کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ سلطنت ہمیشہ میرے ہی
خاندان مین رہے لیکن اوسوقت مصلحتاً قبول کرلی اور باطن مین حضرت کی ہلاکت کے
فکر مین ہوا اور اوس زمانے مین مروان والی مدینہ تھا اور وہ ظاہر مین حضرت کے اعزاز
اور اکرام مین دقیقہ فروگذاشت نکرتا تھا لیکن باطن مین حضرت کے درپے ہلاکت رہتا
تھا تا اینکہ معاویہ لعین نے بہت سا مال تھوڑا سا زہر مروان کے پاس بھیجا اور لکھا کہ
جسطرح ممکن ہو جعدہ بنت اشعث کو کہ وہ زوجہ امام حسن ہے فریفتہ یزید کر اور اوسکے
ہاتھ سے یہہ زہر حضرت کو کھلوا دے مروان اسی فکر مین رہتا تھا کہ ایک روز الیسونیہ
نام ایک عورت کہ وہ دلالی کا پیشہ کرتی تھی مروان کے یہان آئی اونسے اوسنے

اوسے تنہائی مین بلاکے پوچھاکہ تو جعدہ کے پاس بھی آتی جاتی ہے اوسنے کہا ہان
مروان نے کہاکہ تجھے ایک راز کہتا ہون اگر تو افشا نکرے تو ہزار دینار تجھے دونگا الیسونیہ
نے قسم کھائی کہ ہرگز افشا نکرونگی الغرض مروان نے عہد وپیمان لیکے اوس سے کہا
کہ جسطرح ہوسکے جعدہ کا دل امام حسن علیہ السلام سے پھیر کے فریفتہ یزید کرو وہ ملعونہ
جعدہ کے پاس گئی اور ادہر اودہر کی باتین کرکے بر سر مطلب آئی اور جعدہ کو طمع
مال وزر دیکے اپنے دام فریب مین لائی اور جاکے مروان کو اطلاع کی اوس لعین نے
زہر الیسونیہ کے حوالے کیا اور کہا کہ جعدہ کو یہہ دے اور کہہ کہ جبتک امام حسن زندہ
ہین حصول مطلب ممکن نہین لازم ہے کہ زہر حضرت کو کھلا دے کہ تیری رہائی ہوجائے
الیسونیہ نے وہ زہر لاکے جعدہ کو دیا اور اوسکو آپ کے کھلانے پر راضی کیا اوسنے
شہد کے ساتھ اوس جناب کو کھلایا تمام شب شکم مبارک مین درد رہا اور قے
کرتے رہے جب صبح ہوئی تو روضہ جد امجد پر اپنے تشریف لیگئے اور اپنے کو تربت
شریف سے مس کیا شفا پائی بعد چند روزکے آپنے اصحاب اور عزیزونکو جمع کیا
اور فرمایا کہ دو سال سے اکثر مین بدمزہ رہا کرتا ہون قصد ہے کہ چندے موصل مین
جاکے تبدیل آب وہوا کرون اور دشمنون کے ہاتھ سے کچھہ دنون راحت پاؤن
الغرض ابن عباس اور چند اصحاب خاص کو ساتھ لیکے حضرت موصل تشریف لیگئے
اور شام مین ایک نابینا رہتا تھا کہ وہ شقی نہایت درجہ مین دشمن خاندان نبوت تھا
اوسنے موصل مین حضرت کے تشریف لانیکی خبر سنکے اپنے دلمین کہا کہ دشمن اور

دشمن زادہ یہان آیا ہے بہتر یہہ ہے کہ چلون اور اوس سے ظاہر مین دوستی پیدا
کرون پھر فرصت پاکے جوکچھہ ممکن ہو عمل مین لاؤن اس قصد سے اوس شقی نے
اپنے عصا کے پھل کو زہر سے بوجھایا اور روانہ ہوا حضرت کی خدمت مین آکے
اظہار محبت کرنے لگا اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ جسوقت موقع ملے اپنا کام کرون
ناگاہ ایک روز وہ جناب نماز عصر پڑہ کے مسجد سے باہر تشریف لائے اور دوکان پر
پاؤن پر پاؤن رکھے ہوئے لوگون سے باتین کرتے تھے وہ کور ظاہر و باطن عصا کو
ٹیکتا ہوا نکلا اور حضرت کے قریب آیا ناگاہ عصا کا پھل حضرت کے پشت پا پر پڑا
اوس لعین نے اوسکو زور سے دبایا حضرت نے اوسکے صدمے سے ایک آہ کی
اور گر پڑے فوراً پائے مبارک ورم کرگیا ابن عباس وغیرہ نے اوس اندھے کو
پکڑ کے چاہا کہ مارین آپ مانع ہوئے اور فرمایا کہ چھوڑ دو جسطرح وہ ظاہر کا کور ہے
ویسا ہی باطن کا بھی اندہا ہے لوگ جراح کو بلا لائے اوسنے دیکھہ کے کہا کہ یہہ زخم
زہر سے بجھائی ہوئی سنان کا ہے الغرض جراح علاج مین مشغول ہوا اور اوس زہر کو
آپ کے پائے مبارک سے نکالا جب یہہ خبرین معاویہ ملعون کو معلوم ہوئین کہ حضرت کو
کسی مرتبہ زہر نے اثر نکیا تو اوس شقی نے بادشاہ روم کو لکھہ بھیجا کہ وہ زہر ہلاہل
بھیجدے کہ جسکا مداوا کوئی نکر سکے اوسنے جواب مین لکھا کہ میرے دین مین جائز
نہین ہے کہ اوسکے قتل پر اعانت کرون کہ جو مجھہ سے لڑتا نہو پھر معاویہ نے اوسے
لکھا کہ مین اوس شخص کیواسطے زہر چاہتا ہون کہ جسنے مکے مین خروج کیا ہے اور پیغمبر کا

دعوی کرتا ہے اور اپنے باپ کی بادشاہت کا طالب ہے مین چاہتا ہون کہ اوسے
زہر سے ہلاک کرون اور خلق خدا کو راحت دون اور اوس نامہ کے ساتھ بہت سے
تحف اور ہدایا بھی معاویہ نے شاہ روم کو بھیجے اوسنے زہر بھیج دیا الغرض ابن شہر آشوب
نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امام حسن علیہ السلام
نے فرمایا کہ مین زہر سے شہید ہونگا جسطرح میرے جد امجد جناب رسولخدا زہر سے شہید ہوئے
تھے اہلبیت نے پوچھا کہ کون آپکو زہر دیگا حضرت نے فرمایا کہ کوئی لونڈی یا زوجہ
میری لوگون نے کہا کہ اوسے اپنے گھر سے نکال دیجئے فرمایا کیونکر ہوسکتا ہے کہ میری
موت اوسکے ہاتھ سے ہے اور اس سے چارہ نہین ہے کہ یون ہین تقدیر مین ہے
اور قطب راوندی نے جناب جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا زوجہ میری اشعث بن قیس کی بیٹی مجھے زہر دیگی اور معاویہ اوسکے پاس میرے
کھلانیکو مخفی زہر بھیجے گا سب نے عرض کی کہ جعدہ کو اپنے گھر سے نکال دیجئے آپ نے
ارشاد کیا کہ کیونکر نکالون حالانکہ اوسنے ابھی تک کوئی قصور نہین کیا ہے اور اوسکے سوا
کوئی مجھے قتل نہین کرسکتا ہے تھوڑے دنون کے بعد معاویہ شقی نے بہت سا
مال اور وہی زہر قاتل مروان کے پاس روانہ کیا اور لکھ بھیجا کہ جعدہ کو میری طرف سے
کہلا بھیج کہ اگر اس زہر کو تو امام حسن کو کھلائیگی تو مین لاکھ درہم تجھے دونگا اور تیرا
نکاح اپنے بیٹے یزید کے ساتھ کردونگا مروان نے وہ زہر الیسونیہ کی معرفت جعدہ کے
پاس بھیجدیا اور معاویہ کا پیغام کہلا بھیجا ایک روز وہ امام مظلوم روزے سے تھے

اور اوس روز شدت کی گرمی تھی حضرت بہت پیاسے تھے بوقت افطار جعدہ ملعونہ
آپ کیواسطے وہی زہر جو معاویہ نے بھیجا تھا دودہ مین ملا کے لے آئی شدت تشنگی
مین آپ نے وہ دودہ پی لیا فوراً اوسکا اثر محسوس ہوا آپ نے فرمایا کہ اے دشمن خدا
تو نے مجھے مارا خدا تجھے ہلاک کرے اور بخدا مجھہ سا کوئی آدمی نہ پائیگی معاویہ نے
تجھے فریب دیا خدا تجھے اور اوسے دونو کو معذب کریگا دو روز حضرت درد والم مین
رہے اوسکے بعد اپنے جد بزرگوار اور پدر عالیمقدار کے ساتھہ ملحق ہوے اور معاویہ نے
جو وعدہ جعدہ سے کیا تھا اوسیر وفا نکی اور احتجاج مین روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے فرزند رسولخدا آپ نے ہملوگونکو ذلیل کیا اور
شیعون کو بنی امیہ کا غلام بنایا حضرت نے فرمایا کیونکر اوسنے عرض کی کہ آپ نے خلافت
معاویہ شقی کو دی فرمایا بخدا مینے کسی کو اپنا معین نپایا اگر معین پاتا تو شب و روز اوس سے
لڑتا یہانتک کہ حقتعالے مجھہ مین اور اوسمین حکم فرماتا لیکن جب مینے اہل کوفہ کا
امتحان کیا تو اونمین سے کسیکو ایسا نپایا کہ میرے کام آوے اور اپنے عہد پر وفا کرے
اونکے عہدو پیمان اور قول و فعل کا مطلق اعتماد نہین چال اونکا یہہ ہے کہ زبان اونکی میرے
موافق ہے اور دل اونکا بنی امیہ کیطرف ہے یہہ فرمارہے تھے کہ دفعتاً دہن مبارک
سے خون جاری ہوا حضرت نے طشت طلب کیا سارا طشت خون سے بھر گیا
راوی کہتا ہے کہ مینے پوچھا کہ اے فرزند رسول یہہ کیا ہے فرمایا کہ معاویہ ملعون نے
میرے واسطے زہر بھیجا تھا اور وہ زہر مجھے دیا ہے اوسی زہر کے اثر سے جگر پارہ پارہ

ہو کے طشت مین گرا ہے راوی کہتا ہے کہ مینے عرض کی کہ آپ دوا کیون نہین کرتے
فرمایا اسکے پہلے دو دفعہ اور بھی مجھے زہر دیا تھا اِس دفعہ اصلاح پذیر نہین ہے اور
کل حال معاویہ کے زہر منگوانیکا اور بادشاہ روم کے بھیجنے کا بیان فرمایا اور کافی مین
بسند معتبر جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام کا
وقت رحلت قریب ہوا تو حضرت نے جناب امام حسین علیہ السلام کو بلا کے فرمایا کہ
اے برادر تم سے کچھ وصیتین کرتا ہون اوسکو یاد رکھنا جب مین دنیا سے گذر جاؤن
تو بعد غسل وکفن کے میری لاش کو جدّ بزرگوار کے مزار پر لیجانا تا اپنے عہد کو تازہ کرون
بعد اوسکے مان کے مزار پر لیجانا اور قبرستان بقیع مین دفن کرنا اور ظاہر ہو کہ عائشہ
سے میری بہ نسبت وہ باتین ظاہر ہونگی کہ جس سے اوسکی دشمنی بہ نسبت خدا و رسول
اور ہم اہلبیت کے سب پر ظاہر ہو جاگی مگر میرے دفن مین بقدر محجمہ بھی زمین پر
خون نگرنے پائے پس جب جناب امام حسن علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو جناب
امام حسین علیہ السلام نے حسب وصیّت بعد غسل وکفن کے حضرت کی لاش کو اوس
مقام پر لیگئے جہان نماز جنازہ پڑھتے تھے بعد نماز کے وہان سے حضرت کے جنازے کو
روضۂ رسول خدا مین لیگئے عائشہ کو خبر معلوم ہوئی کہ وہان دفن کرنے کو چاہتے ہین
جب یہہ سنا بہت برہم ہو کے خود خچر پر زین کسا اور سوار ہوئی پہلے اسلام مین
جو عورت زین پر چڑھی وہ عائشہ تھی بہرکیف اوسنے اپنے کو جلد وہان پہونچایا اور
کہا میرے گھر سے انکی لاش اوٹھاؤ ہرگز اپنے گھر مین دفن نہونے دونگی مین نہین چاہتی

که جناب رسولخدا کا پردہ دریدہ ہو یعنی ہتک حرمت ہو جناب امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ برسون ہوئے تو نے اور تیرے باپ نے رسولخدا کے پردے کو دریدہ کیا اور
اون لوگون کو حضرت کے گھر مین داخل کیا جنکا قرب حضرت نہ چاہتے تھے خدا تجھسے
قیامت مین سوال کریگا جو جو کچھہ تو نے کیا ہے اور ابن بابویہ نے بسند صحیح جناب
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام نے چاہا کہ
کہ بھائی کی لاش کو نانا کے مزار کے قریب دفن کرین تو چند آدمیونکو جمع کیا ایک شخص نے
کہا مینے سنا ہے کہ جناب امام حسن نے فرمایا تھا کہ میرے جنازے پر خونریزی نہونے پائے
اس وصیت کو خیال کرکے باز رہے ورنہ امام حسین علیہ السلام اپنے بھائی کو نانا کے
مزار کے پاس دفن کرتے اور بعض روایت مین ہے کہ بنی امیہ نے حضرت کے جنازے پر
تیر مارے کہ کئی تیر جنازے مین پیوست ہو گئے بنی ہاشم نے چاہا کہ تلوارین کھینچین
جناب امام حسین علیہ السلام نے منع فرمایا کہ بھائی نے وصیت کی ہے ایسا نہو کہ
میرے دفن کے وقت خونریزی ہو غرض وہان سے جنازے کو قبرستان بقیع
مین لیگئے اور قریب مزار جناب فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا سال اونچاس ہجری
مین اٹھائیسوین صفر روز دوشنبہ کو حضرت نے رحلت فرمائی ایام حیات مین حضرت
کے اختلاف ہے کلینی نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
بوقت وفات عمر شریف سینتالیس ۴۷ برس کی تھی جناب امام حسین علیہ السلام سے
چھہ مہینے بڑے تھے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھہ سات برس اور

جناب امیر علیہ السّلام کے ساتھ تیس ۳۰ برس رہے اور دس برس خود امامت فرمائی

پانچوان شعبہ جناب امام حسین علیہ السلام کے حال مین اور اوسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ ولادت اور فضائل مین

وہ جناب تیسرے امام ہین والد بزرگوار آپ کے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السّلام ہین اور والدہ ماجدہ حضرت کی جناب فاطمہ زہرا بنت جناب رسولخدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین حضرت کی ولادت مدینہ منورہ مین بنابر اشہر کی تیسری ماہ شعبان روز پنجشنبہ کو سال چار ہجری ہین واقع ہوئی اور بعض روایت سے آخر ربیع الاول اور تیسرا سال ہجری کا اور بعض روایت سے تیرہوین ماہ رمضان اور بعض روایت سے پانچوین شعبان ثابت ہوتا ہے اور یہی قول مختار شیخ مفید علیہ الرحمہ ہے جناب رسولخدا نے حکم خدا کے موافق شبیر نام رکھا کنیت آپ کی ابو عبد اللہ ہے اور القاب حضرت کے سیّد اور سبط اور شہید ہین حضرت چھ مہینے کے بعد پیدا ہوئے تھے سواے جناب یحیی اور عیسی اور جناب امام حسین علیہم السلام کے کوئی شکم مادر سے چھ مہینے مین پیدا ہو کے زندہ نہین رہا ہے صفیہ بنت عبد المطلب کہتی ہین کہ مین جناب امام حسین علیہ السلام کی قابلہ تھی جسوقت حضرت پیدا ہوئے تو جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اے پھوپھی میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ مینے عرض کی کہ ابھی غسل ولادت نہین دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تم کیا اوسے پاک کروگی خدا نے

اوسکو پاک اور پاکیزہ پیدا کیا ہے غرض مین امام حسین علیہ السلام کو حضرت کے خدمت
لے گئے آپ نے آغوش مین لے لیا اوسیوقت امام حسین علیہ السلام نے اپنے
نانا کی گود مین پیشاب کیا رسولخدا نے پیشانی کے بوسے لیئے اور صاحبزادے کو
مجھے دیدیا ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا
ہوئے تو جناب سیدہ بیمار ہوئین اور دودہ خشک ہوگیا دایہ تلاش کی نملی پیغمبر خدا نے
انگوٹھا اپنا امام حسین علیہ السلام کے دہن مبارک مین دیا دودہ اوس سے جاری ہوا
اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت نے زبان اپنی اوس معصوم کے موںہہ مین دی
جناب امام حسین چوسنے لگے چالیس شبانہ روز اسیطرح رسولخدا نے پرورش فرمائی
اور کلینی نے بسند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ
امام حسین علیہ السلام نے جناب سیدہ بلکہ کسی عورت کا دودہ کبھی پیا ہے نہین ہمیشہ
لوگ آپکو خدمت رسولخدا مین لیجاتے تھے وہ جناب اپنا انگوٹھا اپنے فرزند کے موںہہ
مین دیتے تھے اور امام حسین علیہ السلام اسقدر انگوٹھا چوس چوس کے سیر ہوجاتے
تھے کہ پھر دو تین دن بھوکھے نہوتے تھے غرض آپکا گوشت پیغمبر خدا کے گوشت سے
روئیدہ ہوا لکھا ہے کہ جبریل امین ہزار فرشتے ساتھ لیئے ہوئے حقتعالی کیطرف سے
پیغمبر خدا کے پاس مبارکباد کو آتے تھے ایک جزیرے مین فطرس فرشتہ کہ
حاملان عرش سے تھا اور کسی امر آلہی کے بجالانے مین کچھ تاخیر کی تھی بسبب اسکے
مدتون سے بال و پر شکستہ غضب آلہی مین پڑا تھا حضرت جبریل کو آتے ہوئے

دیکھہ کے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا کہ حسین ابن علی پیدا ہوئے ہین
خدا کیطرف سے اونکی ولادت کے مبارکباد کو جناب رسولخدا کے پاس جاتا ہون
فطرس نے کہا کہ مجھے بھی ساتھہ لیلو شاید جناب رسولخدا میرے حق مین دعا فرمائین
کہ گناہ میرے بخشے جائین جبریل فطرس کو ساتھہ اپنے لے آئے اوسنے حال اپنا
پیغمبر خداؐ سے عرض کیا اور دعا کا امیدوار ہوا حضرت نے فرمایا کہ اپنے بدن کو اس
لڑکے کے بدن سے مس کرو اوسنے اپنے کو جناب امام حسین علیہ السلام کے جسم اقدس
سے ملا اوسیوقت حقتعالے نے اوسکو پروبال عنایت فرمائے اور وہ اوڑکے اپنی
جگہہ پر چلا گیا ایک روایت مین وارد ہے کہ جب فطرس آسمان پر گیا تو فخر کرتا تھا کہ کون
میرے برابر ہے کہ مین آزاد کیا ہوا حسین اور اونکی والدہ بزرگوار اور جد عالیمقدار کا
ہون روایت ہے کہ ایک سال شب عید آئی محلے والون نے اپنے اپنے لڑکون کے
واسطے نئے نئے کپڑے سلوائے تھے یہان حسنین علیہما السلام کے پاس لباس کہنہ
بھی ثابت بدن پر نہ تھی جب عید کی صبح ہوئی اور حسنین علیہما السلام نے سب
لڑکونکو طرح طرح کی زینت سے آراستہ دیکھا تو روتے ہوئے اپنی والدہ کی خدمت
مین تشریف لائے اور عرض کی کہ آج محلے کے سب لڑکے نئے نئے کپڑے پہنے ہین
آپنے ہمارے لیئے نہین سلوائے جناب سیدہ علیہا سلام نے افسردہ خاطر ہوکے
مصلحتاً فرمایا کہ تمہارے کپڑے ابھی درزی نہین لایا ہے یہہ فرماکے ہاتھہ
آسمان کیطرف بلند کیئے اور بارگاہ باری تعالی مین عرض کی کہ خداوندا تو نے

میرا نام صدیقہ رکھا ہے تو خوب جانتا ہے کہ مین کبھی جھوٹھہ نہین بولی ہون اسوقت
فقط لڑکونکے بہلانے کو کہہ دیا ہے غرض بار بار حسنین روتے تھے اور اسرار
کرتے تھے کہ دفعتاً کسی نے دروازے کی زنجیر ہلائی جناب سیدہ نے پوچھا کہ کون
ہے اوسنے کہا کہ مین درزی ہون حسنین علیہما السلام کے کپڑے لایا ہون وہ معصومہ
پس پردہ قریب دروازہ تشریف لائین اوسنے ایک رومال بندہا ہوا دیا خاتون
جنت نے کھولا تو ملاحظہ کیا کہ دو عمامے دو کرتے دو پائجامے دو موزے ہین
صاحبزادونکو بلا کے وہ کپڑے پہنائے اوسیوقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ تشریف لائے اور دونو نواسونکو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا گودمین لیلیا
اور بہت پیار کیا اور جناب فاطمہ علیہا سلام سے فرمایا کہ وہ درزی نتھا بلکہ رضوان
خازن بہشت تھا بحکم خدا بہشت کے ملبوس دے گیا ہے پھر حضرت مسجد مین
تشریف لیگئے اور حسنین علیہما السلام لڑکونکے ساتھہ کھیلنے کو گئے تو دیکھا کہ لڑکے
سب رنگین کپڑے پہنے ہین روتے ہوئے مسجد مین نانا کے پاس حاضر ہوئے
اور کہنے لگے کہ نانا جان سب لڑکے رنگین کپڑے پہنے ہین ہمارے کپڑے بھی
رنگوا دیجیے حضرت متردد ہوئے اتنے مین جبریل طشت یاقوت اور میکائیل آفتابہ
زمرد لیئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا محمد حقتعالی نے بعد سلام
فرمایا ہے کہ حسنین سے پوچھو کہ کس کس رنگ کے خواہش رکھتے ہین جناب
رسولخدا نے موافق حکم الہی کے پوچھا جناب امام حسنؑ نے کہا کہ مین سبز رنگ چاہتا ہون

اور امام حسین نے کہا کہ مجھے سرخ رنگ پسند ہے الحاصل جبرئیل نے پہلے جناب امام
حسن کا لباس طشت مین رکھا اور میکائیل نے آفتابے سے پانی دیا وہ قدرت
خدا سے سبز ہو گیا اسیطرح جبرئیل اور میکائیل نے جناب امام حسین کے لباس کو
طشت مین رکھ کے پانی دیا موافق خواہش امام گلگون قبا کے سرخ رنگ ہو گیا و
دونو شاہزادے شاد شاد لڑکون مین کھیلنے کو چلے گئے سبحان اللہ حسنین علیہما السلام
کی کسقدر قدر و منزلت پیش خدا تھی افسوس رونے کا مقام ہے جسکے واسطے بہشت
سے حلہ آوے اشقیا اوسکی شہادت کے بعد بدن اقدس سے لباس اوتار لیجائین
اور لاش بے سر کئی دن تک بے گور و کفن دشت کربلا مین پڑی رہے اور فضائل
اور معجزات حضرت کے بہت ہین اس مختصر مین گنجایش نہین ہے —

دوسرا شگوفہ مصائب اور شہادت اور آپ کی مصیبتون پر رونے اور رولانیکے ثواب مین

جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر کوئی میری جد بزرگوار کے مصائب
بیان کرے اور پچاس آدمیونکو رولائے تو بہشت اوسپر واجب ہے اور اگر بیس آدمیونکو
رولائے تو بھی بلکہ اگر ایک آدمی کو بھی رولائے تو بھی بہشت اوسپر واجب ہے اور اگر فقط
خود روئے تو بھی اور اگر رونا نہ آئے فقط رونے کی شکل بنائے تو بھی بہشت واجب ہے
منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے غم مین جس بندہ مومن کی آنکھون سے

آنسو جاری ہوا اگرچہ بقدر پر پشہ ہو حقتعالے اوسکے سب گناہونکو بخش دیتا ہے اگرچہ اوسکے گناہونکی کثرت مثل کف دریا ہو اور روایت ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹھے تھے اور حسنین علیہما السلام تشریف لائے حضرت اونکو پیار کرنے لگے اوسوقت جبریل نازل ہوئے اور پوچھا کہ یا حضرت آپ اپنے نواسونکو بہت پیار کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان جبریل نے کہا کہ ایکدن وہ ہوگا کہ حسن کو زہر سے شہید کرینگے اور حسین کو تین دن کا بھوکھا پیاسا دشت کربلا مین ذبح کرینگے یہہ سنکے حضرت بہت اندوہناک ہوئے جبریل نے کہا کہ اگر آپ چاہین تو مین وہ زمین آپکو دکھادون جہان حسین شہید ہونگے یہہ کہہ کے حضرت جبریل نے اپنے پرونکو کربلاے معلی کی زمین کے نیچے دیکے ایسا بلند کیا کہ جناب رسولخدا نے اوس زمین کو ملاحظہ فرمایا پھر جبریل نے تھوڑی خاک وہانکی اوٹھا کے حضرت کو دی اور کہا کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد یہہ خاک سرخ ہوجاگی حضرت نے وہ خاک ام سلمہ کو دی القصہ جب معاویہ علیہ اللعن والعذاب واصل جہنم ہوا تو یزید ملعون نے نیمہ رجب سن ساٹھ ہجری مین ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو لکھا کہ تو میرے واسطے امام حسین اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ زبیر اور عبدالرحمان بن ابی بکر سے بیعت لے جو اسمین سے انکار کرے سر اوسکا کاٹ کے بھیج دے ولید نے جناب امام حسین علیہ السلام کو بلا کے بیعت کی تکلیف دی حضرت نے قبول نکیا وہ لعین اوسوقت سے درپے ایذا رسانی ہوا

ناچار حضرت نے یہہ سمجھ کے کہ خانہ خدا مین کوئی نہ ستائے گا نانا کے روضے کو چھوڑ کے
مکہ معظمہ کا قصد فرمایا اور پہلے اسکے اکثر اہل کوفہ نے عرائض اس مضمون کے آپ کیخدمت
مین بھیجے تھے کہ معاویہ مرگیا یزید اوسکی جگہہ پر بیٹھا ہے اگر آپ ادہر قدم رنجہ فرمائین تو
ہم سب آپ سے بیعت کرین اور یزید کو خلافت سے بری کرین خلیفہ وقت آپکو
جانین اور جان و مال سے معین اور مددگار رہین الغرض جسوقت حضرت مدینہ منورہ
سے عازم مکہ معظمہ ہوئے تو پہلے مزار جد بزرگوار پر رخصت ہونے کو تشریف لیگئے
وہان نماز پڑہی اور دیر تک عبادت خدا مین مصروف رہے بعد اسکے ضریح اقدس پر
سر مبارک رکھہ کے ظلم اعدا کی شکایت اور قلق جدائی کا بیان کچھہ فرما رہے تھے
کہ نیند آگئی خواب مین دیکھا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سے
فرشتونکے ساتھہ آئے اور جناب امام حسین کو سینہ اقدس سے اپنے لگا کے فرمایا
کہ اے شہید میرے حسین اب قریب ہے کہ اعداے دین تمکو بھوکھا پیاسا دشت
کربلا مین شہید کرین خدا میری شفاعت سے اونھین محروم رکھے گا اور بہشت مین
بہت سے درجے ایسے ہین کہ وہ بغیر شہادت نہین ملتے وہ مخصوص شہیدونکے
واسطے ہین اور مشیت پروردگار یہی ہے کہ بہشت کے سب مراتب تمکو عطا فرمائے
جب حضرت خواب سے بیدار ہوئے تو اپنی شہادت کا یقین ہوا اور وہان سے
حجرہ طاہرہ مین تشریف لائے اور اہلبیت سے خواب کا حال بیان کیا یہہ سنکے
سب رونے لگے پھر حضرت مان کے قبر بھائی کی تربت پر وداع آخر کو تشریف لیگئے

بعد اوسکے ہر یگانہ اور بیگانہ کو بلاکے رخصت فرمانے لگے اوسوقت اکثر لوگون نے
عرض کی کہ یا مولا آپ اہل کوفہ کے مکر اور فریب سے خوب واقف ہین وہان جانیکا قصد نفرمائیے
بعد فراغ حج یہین مراجعت کیجئے اور زندگی بھر اپنے جد بزرگوار کے مزار پر مجاور رہئیے
حضرت نے ارشاد کیا کہ اہل کوفہ کے اکثر خطوط میری طلب مین آئے ہین اگر مین نجاؤنگا
تو وہ سب گمراہ ہو جائنگے بہرکیف انشاء اللہ تعالی بعد فراغ حج کے جیسا مناسب ہوگا
کیا جاگا یہہ فرماکے حضرت مکہ معظمہ روانہ ہوئے جب وہان داخل ہوئے تو وہان بھی
اہل کوفہ کے خطوط اشتیاقیہ پہونچے جناب امام علیہ السلام نے چچازاد بھائی حضرت
مسلم کو پہلے روانہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر کوفیونکو میری طرف مائل اور صادق الاعتقاد
دیکھو تو خط لکھنا مین بھی فورًا روانہ ہونگا حضرت مسلم حسب ارشاد کوفے کیطرف روانہ
ہوئے پہلی منزل مین راستا بھول گئے اور پانی کی بہت تکلیف اوٹھائی کمال
محنت اور مشقت سے پانی ہاتھہ آیا حضرت مسلم نے ایک عریضہ مین راہ بھولنے
اور پانی کی تکلیف کا حال لکھہ کے یہہ تحریر کیا کہ اسکو مین فال بد جانتا ہون مناسب ہے
کہ آپ مجھے اس سفر سے معاف رکھین حضرت نے جواب مین لکھا کہ شاید جان کا خوف
کرتے ہو جواب دیکھہ کے حضرت مسلم فورًا روانہ ہوئے جب کوفے کے قریب پہونچے
تو ہزارون آدمی استقبال کرکے شہر مین لیگئے حضرت مسلم سالم بن مسیّب کے گھر مین
اوترے وہان بارہ ہزار آدمیون نے آپ سے بیعت کی جب ابن زیاد لعین یزید
کیطرف سے کوفے مین آیا تو حضرت مسلم وہانسے اوٹھہ کے ہانی کے گھر آئے اور خفیہ

سب سے بیعت لیتے تھے یہانتک کہ پچیس ہزار آدمی حلقہ بیعت مین آئے جب
حضرت مسلم نے چاہا کہ خروج کرین تو ہانی مانع ہوئے کہ ابھی جلدی نہ کیجئے اور شریک
بن اعور ہمدانی جو ابن زیاد کے ساتھ آئے تھے وہ ہانی کے گھر مین مہمان ہو کے بیمار
ہوئے حضرت کو اونہون نے بلا کے کہا کہ ابن زیاد میری عیادت کو آئیگا مین
جسوقت پانی مانگون آپ فورًا نکل کے ابن زیاد کو قتل کیجئے چنانچہ جب ابن زیاد آیا
شریک کے موافق مشورہ حضرت مسلم نے چاہا کہ قتل کرین اوسوقت
ہانی مانع ہوئے کہ مین نہین چاہتا کہ میرے گھر مین خونریزی ہو جب حضرت مسلم کو
دیر ہوئی تو شریک نے ایک شعر پڑھا کہ وہ خروج حضرت مسلم پر دلالت کرتا تھا ابن زیاد
سنکے متوحش ہوا اور اوٹھ کے باہر چلا گیا پھر ابن زیاد نے ہرچند حضرت مسلم کو تلاش کیا
مگر کچھہ پتا نہ ملا اوس لعین نے اپنے غلام کو کہ اوسکا معقل نام تھا بلا کے کہا کہ اگر تو مسلم کا
پتا لگائیگا تو تین ہزار روپیہ دونگا وہ ملعون ہر وقت تلاش مین رہنے لگا اتفاقًا ایکروز
مسجد مین گیا وہان مسلم بن عوسجہ کو دیکھا کہ مصروف نماز ہین کسی نے کہا کہ یہہ وہی بزرگوار
ہین کہ جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف سے بیعت لینے کو آئے ہین وہ مکار ابن
عوسجہ کے پاس جا کے بیٹھا کہنے لگا کہ مین شام مین رہتا ہون اور خاندان رسالت کا
دوستدار ہون یہہ کہتا تھا اور روتا جاتا تھا بعد اسکے کہنے لگا کہ مینے سنا ہے کہ خاندان
[illegible] رسالت سے کوئی یہان آیا ہے تین ہزار روپے میرے پاس نذر کے
ہین مین چاہتا ہون کہ اوکی خدمت مین حاضر کرون یہہ کہہ کے روپیہ سامنے

رکھہ دیا اور کہا کہ اگر شک ہو تو پہلے مجھہ سے بیعت لے لیجئے ابن عوسجہ اوسکی باتو نسے
فریب مین آکے کہنے لگے خدا کا شکر کرتا ہون کہ آج ایک دیندار شیعہ اہلبیت اطہار سے
ملاقات ہوئی غرض اوس پیمان شکن سے خوب عہد و پیمان لیا وہ ملعون ابن عوسجہ
کے گھر جانے آنے لگا ایک روز ابن عوسجہ اوس ملعونکو حضرت مسلم ابن عقیل کیخدمت
مین لے گئے اوسنے وہان بیعت کی اور عہد و پیمان تازہ کیا اور پوشیدہ پوشیدہ
حال سے واقف ہونے لگا اور ابن زیاد ملعون کو خبر دیا کرتا تھا لکھا ہے کہ ہانی
اوندنون بیماری کا بہانہ کرکے ابن زیاد کے پاس نہین جاتے تھے ابن زیاد نے
ایک روز اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ ہانی کیون نہین آتے ہین کئی آدمیون نے کہا کہ
بیمار ہین ابن زیاد بولا کہ مینے سنا ہے کہ وہ اچھے ہین اپنے دروازے پر بیٹھے رہتے
ہین یہہ کہہ کے محمد بن اشعث اور حسان بن اسما اور عمر بن حجاج کو اونکے پاس
بھیجا وہ تینون لعین آئے اور فریبانہ باتین کرکے ہانی کو ابن زیاد کے پاس لیچلے
ہانی نے راہ مین کہا کہ ابن زیاد کے پاس جانے سے مجھے خوف آتا ہے اون سبنے
بہت تشفی دی جب ابن زیاد کے پاس پہونچے تو اوس شقی نے ہانی سے کہا کہ
تمنے کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالا ہے اور فساد برپا کرکے یزید کی عداوت پر کمر
باندھی ہے مینے سنا ہے کہ حضرت مسلم کو اپنے گھر مین رکھا ہے اور لشکر اور ہتھیار
اونکے واسطے جمع کرتے ہو ہانی نے انکار کیا ابن زیاد لعین نے معقل غلام کو اپنے
بلایا جب ہانی کی نظر معقل پر پڑی تو سمجھے کہ یہہ جاسوس تھا ناچار کہنے لگے